

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز جمعرات 10 فروری 2011ء بمطابق 6 ربیع الاول

1432 ہجری صحیح دس بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈووکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۤنَ اٰتٰنَا اَرْسَلْنَاكَ شٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنٰذِرًا O وَاَدْعٰنَا اِلٰى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّبِيۤرًا O وَبَشِّرِ  
الْمُؤْمِنِيۤنَ بِاَنَّ لَهُم مِّنْ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيۡرًا O وَلَا تُطْعِۢمِ الْكٰفِرِيۤنَ وَالْمُنٰفِقِيۤنَ وَذَعْ اٰذْلَهُمۡ وَتَوَكَّلْ  
عَلٰى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا۔

(ترجمہ): اے نبی ﷺ ہم نے بے شک آپ کو اس شان کارسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانے والے ہیں۔ اور (سب کو) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔ اور مومنین کو بشارت دیجیئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے۔ اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ کیجیئے اور ان کی طرف سے جو ایذا پہنچے اس کا خیال نہ کیجیئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجیئے اور اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہے۔ وَاٰخِرُ الدَّعْوَانَا اَنَّ  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيۤنَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: 'Questions' Hour': Mufti Janan Sahib, please your Question number-----

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! دا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اس کے بعد۔ مفتی جانان صاحب، کونسین نمبر، پلیز؟

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سوال نمبر دے جی 1052۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1052 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل کارہائشی مبصر خان سکنہ تورہ وڑئی فوجی کاونوائے میں بم بلاسٹ کی وجہ سے شہید ہوا تھا؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بم بلاسٹ میں شہید کے خاندان کے ورثاء کو مالی امداد دینے کیلئے زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن مقرر ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ شہید کے خاندان اور صوبے کے دیگر شہداء کو ابھی تک مذکورہ امداد سے محروم کیوں رکھا جا رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(الف) جی ہاں، لیکن شہید کے کوائف وغیرہ مکمل ہونے کے بعد پندرہ دنوں میں اس کے ورثاء کو مالی امداد دی جاتی ہے۔

(ج) ڈی سی او، منگو کی حالیہ رپورٹ کے مطابق مبصر خان شہید تورہ وڑئی کے کوائف مکمل ہونے کے بعد کمشنر کو ہاٹ نے اس کے ورثاء کو مالی امداد دے دی ہے۔ کمشنر کو ہاٹ کی کارروائی کے کاغذات بطور ثبوت فراہم کئے گئے جو کہ بحوالہ مراسلہ نمبر 1123/AG-I/Cmr-Kt dated 21-06-2010 ملاحظہ کئے گئے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

مفتی سید جانان: او جی، دیکھنے جی اصل کبنے داسے شوی دی چہ فوج یو پرائیویٹ گاڈے نیولے دے، دے ہلک مبصر خان دا گاڈے چلولو، ہغہ خائے کبنے بم بلاسٹ شوے دے، دا گاڈے ہم مکمل تباہ شوے دے او دا ہلک ہم ور کبنے شہید شوے دے۔ پہ ایک نمبر باندے جی کہ چرے تاسو او گوری ملک حسن محمد خان دغہ کس دے جی، ددہ گاڈے چہ کوم بالکل ختم شوے دے پہ مکمل طریقہ باندے، دے سری تہ جی معاوضہ نہ دہ ملاؤ شوے او دا کیس جی تقریباً د 2008 کیس دے او دا بل ہلک مبصر احمد دے جی، دہ تہ درے لکھہ روپی ملاؤ شوے دی خوزہ جی دا وایم چہ آیا حکومت مطلب دا دے پہ 2008ء کبنے دیو پرائیویٹ سری گاڈے حکومت نیسی او بیا مطلب دے دا بم بلاسٹ کیبری، ہغہ تہ تراوسہ پورے معاوضہ دے یو کس تہ ملاؤ دہ جی، مبصر خان تہ خود گاڈی مالک تہ جی اوسہ پورے دا معاوضہ ولے نہ دہ ملاؤ او حکومت ئے دور کولو ارادہ لری او کہ نہ لری؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیر سٹراشد عبداللہ (وزیر قانون): سپیکر صاحب!

ملک قاسم خان خٹک: سر! سپلیمنٹری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ کیا سپلیمنٹری ہے، قاسم خان؟

ملک قاسم خان خٹک: سر، میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ اسی طرح صوبے میں اور کیسز بھی ہیں، میرے ضلع کرک میں پولیس لائن پر خود کش دھماکہ ہوا تھا اور ابھی تک زخمیوں اور شہداء کے ورثاء کو پیسے نہیں ملے، بہت سارے پولیس والے زخمی ہو گئے تھے تو Last Session میں مجھے یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ ان کو مل جائیں گے مگر ابھی تک جہاں تک مجھے علم ہے کوئی پیسہ ان کو نہیں ملا جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، میرا بھی ان سے ملتا جلتا سوال ہے، منسٹر صاحب کو یاد ہوگا کہ 9 دسمبر کو انہوں نے ایٹورنس دی تھی اور سوال ابھی تک پینڈنگ ہے، اس میں 35 بندوں کو معاوضہ

مل گیا لیکن 37 بندوں کو ابھی تک معاوضہ نہیں ملا تو میری ان سے گزارش ہے کہ اگر اس کام کو بھی ذرا Expedite کر لیں یا اگر مناسب جائیں تو اسی سوال کو کمیٹی کو ریفر کر لیں تاکہ اس پر ڈیٹیل سے بات ہو سکے۔

جناب عتیق الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: عتیق الرحمان صاحب، پلیز۔

جناب عتیق الرحمان: مہربانی۔ ہم د دے سرہ زما دا سوال دے چہ اوس پہ 3 محرم الحرام باندے ہنگو کنبے بلاست شوے وو، پہ ہغے کنبے تول کورونہ او خلقو تہ چہ کوم نقصانات ملاؤ شوی دی، د ہغے حکومت ہیخ قسمہ ازالہ نہ دہ کرے، پکار دہ چہ ہغہ خلقو تہ د ہم معاوضہ ملاؤ شی او د خلقو کورونہ تراوسہ پورے پہ زمکو پراتہ دی، چہتونہ راغورزیدلی دی او د ہغوی ستر او حیا محفوظ نہ دہ۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء مسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: مہربانی جی۔ د مفتی صاحب چہ کوم سوال راغلے وو، ہغے کنبے خو دوئی د مبصر خان حوالے سرہ سوال کرے وو، ہغوی تہ بالکل Payment شوے دے، د دے معذرت سرہ چہ لیت شوے دے خو بہر حال شوے دے او دیکنبے اصل کنبے Verification او بیا چہ د دے کوم Required documents دی، Death certificate او بیا لوکل ریونیو یا نور ایڈمنسٹریٹیو ستاف، د ہغے لہر دیر لوازمات وی نو د ہغے د لاسہ لیت شو خو بہر حال دا Payment شوے دے، باقی نور مزید کہ معلومات دوئی غواہی نو یو خو د پیا ریمینٹ والا ہم شتہ Otherwise فریش کونسچن د راوری خکہ چہ د دوئی کوم کونسچن دے That is answered۔ د گنڈا پور صاحب حوالے سرہ خو کونسچن چہ کلہ بیا رخی نو ہر کلہ چہ راغے نو بیا بہ پرے دغہ او کرو، ما تہ بہ اعتراض نہ وی خو I don't know چہ دے وخت کنبے ہغہ کمیٹی تہ ریفر کیدے شی، نہ شی کیدے خو ہغہ Distinguished question دے، د دے سرہ ہغہ مطابقت نہ لری او بیلہ ایریا دہ، Incident دے او ہغے کنبے انکوائری ہم روانہ دہ، ہغے کنبے خہ

Payments غلط خلقو ته شوی و نو هغه کبے Already هائی لیول انکوائری هم روانه ده، لهدا خکه لیت دے خو بهر حال ما ته به اعتراض نه وی، هر کله که هغوی کمیٹی ته لیول غواړی، بالکل د اولیږی جی خو زه نه پوهیږم چه دے وخت کبے خو هغه سوال Under consideration نه دے نو هغه به مونږ څنگه لیږو، That is the issue؟ او باقی دے نورو ورونږو چه کوئسچنز اوچت کړل نو دوی د پراپر کوئسچن راولی یا دغه د اوکړی خکه چه دا خویو Incident دے، د هغه حوالے سره زمونږ سره انفارمیشن وی او نور انفارمیشن نشته دے وخت کبے۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی سید جانان صاحب، پلیز۔

مفتی سید جانان: سر، زه عرض کوم چه دا زمونږ مشران دی خو افسوس دا دے جی چه که هنگو کبے بم بلاست شی، هلته مری اوشی، هغه مری نه دی او که د هنگو خلق تباہ شی، هغه د دے صوبے خلق نه دی؟ زه جی دا وایم چه دا پرائیویټ یو کس دے، غریب سرے دے، هغه به بچو ته رزق په دے پک اپ باندے گتلیو جی، هغه حکومت جبراً اونیسې او بیائے بوخی، بار بار ئے مونږ ته وئیلی وو چه نه به ئے بوخی، بیائے بوخی جی، بیابم بلاست شی، گا دے تکرے تکرے شی او بیاب هغوی ته معاوضه نه ورکولے کیږی جی نو دا ظلم نه دے؟ تاسو جی د انصاف په کرسئ باندے ناست یئ، تاسو انصاف اوکړئ، دا د هنگو د عوامو سره ظلم دے جی، دا کمیٹی ته واستوئ چه د دے صحیح صورت حال معلوم شی چه آیا دا رشتیا شوی دی او که نه دی شوی جی؟ منسټر صاحب مونږ سره جی بار بار وعدے اوکړلے، مونږ ته ئے یقین دهانئ را کړلے خو عمل ورباندے نه کیږی جی۔

ملک قاسم خان څنگ: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، ایک منٹ۔

جناب عتیق الرحمان: سپیکر صاحب! زه وایم چه۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: زہ خبرہ کوم کنہ، تاسو کبئینئ۔ لاء منسٹر صاحب پرا بلم خہ دے؟  
مطلب خنگہ اسرار اللہ گنڈا پور، د 9 تاریخ ولے ریونیو خہ دغہ دے یا۔۔۔۔

وزیر قانون: نہ جی، ہیخ پرا بلم نشته دے۔ داسے دہ چہ پالیسی خو دغہ دہ چہ  
Fifteen days یا As early as possible دہ، پہ دے بہ اول مخکنے لہ پٹائم  
زیات لگیدو، اول بہ کیس دی سی او جوہ کرو نو کمشنر لہ بہ ئے اولیہ لو، د  
کمشنر نہ پس بہ جی بیا کیس ہوم دیہ پارتمنٹ تہ راغے، بیا بہ چیف منسٹر لہ لارو  
نو چیف منسٹر صاحب بیا او کنل چہ یرہ دا خو حالات خراب دی او دا واقعات  
زیات دی نو ہغوی ترے خپل Approval چہ کوم د ہغوی وو، ہغہ ئے ترے نہ  
اوبنکلو او ہوم سیکرٹری تہ ئے ٲول حوالہ کرو، چہ کلہ فیاض ٲورو خان  
ایڈیشنل ہوم سیکرٹری وو، بیا ہم دا Powers divide شول او لاندے کمشنر  
لیول تہ لارل چہ یرہ دیہ ٲویژنل کمشنر سرہ بہ دا اختیار وی او د ہغہ سرہ بہ یو فنڈ  
پہ دے حوالہ باندے پہ دے ہیہ کبے موجود وی۔ اوس خو لیت کیہی نو بالکل  
بہ ئے ٲپوس کوؤ چہ دا ولے لیت کیہی خکہ چہ پراونشل گورنمنٹ خو ٲول  
اختیارات او فنڈز لاندے دیہ ٲویژنل لیول تہ دغہ کری دی نو بالکل ہوم دیہ پارتمنٹ  
والا ناست دی، ٲول ناست دی، زہ بہ ورسرہ دوئ کبئینووم، د دوئ چہ کوم  
کوم کیسز لیت دی، ان شاء اللہ دغہ بہ Expedite کوؤ۔

میاں نثار گل کا کاخیل: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کا کاخیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس سے ایک Related بات میں منسٹر صاحب  
کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ حالیہ سیلاب میں میرا ایک ڈرائیور جو مردان سے Belong کرتا ہے، جو درہ  
آدم خیل کی وادی میں میرے ساتھ، اس نے داد شجاعت سے مجھے ادھر سے نکالا تھا، جناب سپیکر، اس کے  
والد صاحب تقریباً آٹھ مہینے ہو گئے ہیں کہ نوشہرہ میں سیلاب میں وفات پا گئے تھے، میں نے خود  
ڈی سی او نوشہرہ کیساتھ بات کی لیکن ابھی تک چھ مہینے ہو گئے ہیں، ان کے تقریباً ایک ڈیڑھ لاکھ روپے بھی  
اس کیس کے پیچھے لگ گئے، میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی بات کی تھی لیکن ابھی تک ان کو وہ سیلاب  
والا معاوضہ تین لاکھ روپے نہیں ملا، میں منسٹر صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں ہمیں چاہیے کہ کوئی ایسا

قانون بنائیں، ایسی پالیسی بنائیں کہ اس کیلئے ایک شیڈول رکھ لیں کیونکہ جن لوگوں کو پیسے مل جاتے ہیں، ان کے اتنے خرچ ہو جاتے ہیں تو دوبارہ وہ کہتے ہیں کہ خدا نہ کرے کہ ہم، یہ پیسے کب ملیں گے؟ میں اس میں یہ بھی شامل کرنا چاہتا ہوں، نوشہرہ کا کیس ہے، سیلاب میں ان کے والد محترم شہید ہو گئے تھے اور ان کو دفنایا گیا تھا لیکن اس وقت سر، ہاسپٹل میں کوئی ڈاکٹر بھی نہیں تھا کہ ان کو سرٹیفکیٹ دے دیتا۔ ابھی ان کو کہتے ہیں کہ Dead body کا سرٹیفکیٹ کدھر ہے حالانکہ جن لوگوں نے دفنایا تھا، اٹھارہ لوگوں نے اس کی شہادت دی تھی کہ ان کو ہمارے سامنے دفنایا گیا ہے۔ شکریہ، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حکومت کو ہدایت کی جاتی ہے کہ تیس دن کے اندر اندر جتنے بھی Outstanding compensations ہیں، ان کی ادائیگی کی جائے اور اس کا تمام ریکارڈ اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھجوادیں، Thirty days میں آج سے۔ (تالیاں) Next Question, Muhammad Ali Khan MPA, not present. The second Question, Mufti Syed Janan Sahib, please your Question No. 1075.

\* 1075 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل بمقام ڈنڈو در جامع مسجد بم دھماکے کی وجہ سے شہید ہوئی ہے؛  
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مسجد کی از سر نو تعمیر کیلئے حکومت کی طرف سے کوئی امداد نہیں دی گئی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ مسجد کی دوبارہ تعمیر کیلئے امداد دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔  
(ب) جی ہاں۔

(ج) ڈی سی او، منگوانے مذکورہ مسجد کو پہنچے ہوئے نقصان کی تلافی کیلئے بذریعہ مراسلہ نمبر-3569/AG-IV/DCO(H) مورخہ 04-06-2010 مالی امداد دینے کیلئے کمشنر کو ہاٹ کو چٹھی ارسال کی ہے جس کا تاحال انتظار ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

مفتی سید جانان: دیکھنے مو جی سپلیمنٹری کوئسچن دا دے چہ جمات کبے بم خلاص شوے دے او جمات مکمل طریقے سرہ جی رنگ شوے دے، تقریباً شپرا تہ کسان ور کبے مہرہ وو جی، بیا دغہ شپرا تہ کسانو تہ جی خہ معاوضہ، د سرکار چہ کوم رولز دی، د ہغے مطابق ملاؤ شوے دہ خود جمات بارہ کبے مو جی دا گزارش کولو چہ دوئی وائی چہ مونر کمشنر کوہا تہ پہ 04-06-2010 دا، مطلب دے مونراستولے دے جی خودا بہ مو گزارش وی، کہ دا ہم د دے سرہ شامل کړی چہ یوہ میاشت کبے دننہ دننہ دے جمات تہ مطلب دا دے چہ خہ نہ خہ معاوضہ ملاؤ شی او دغہ خلق دا جمات بیا جوړ کړی، بس صرف دا گزارش مے دے جی تاسو تہ۔

جناب عتیق الرحمان: دیکھنے جی زما۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عتیق الرحمان۔

جناب عتیق الرحمان: تاسو خو جی رولنگ ور کرو، د ہغے نہ بہترہ خبرہ ہدو شتہ نہ چہ دا پول درے ورخو کبے را اولیری خوزہ جی دا۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thirty days.

جناب عتیق الرحمان: Thirty days, Sir نوزہ جی دیکھنے دا وئیل غوارمہ چہ خنگہ مفتی صاحب او وئیل چہ ہنگو سرہ بالکل دا نمونہ سلوک دوئی کوی چہ د ہغوی کیسونہ دلته راخی نہ او منسٹر صاحب د مونر تہ فلور آف دی ہاؤس دا یقین دہانی را کړی، تاسو خوا او وئیل جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس دا خبرہ اوشوہ۔

جناب محمود عالم: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولوی محمود عالم صاحب، پلیز۔

جناب محمود عالم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، بہت بہت مہربانی کہ آپ نے ٹائم دیا۔ ایک کوسچن یہ ہے کہ ایک تو بم دھماکے کی وجہ سے، مفتی صاحب نے کہا کہ مسجد میں جو نقصان ہوا ہے، اس کا مطلب ہے خرچہ دیا جائے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بم دھماکے تو آئے روز کا معمول ہیں، سیلاب کی وجہ سے ہمارے کوسچن میں اتنی تباہی ہوئی ہے، وہ بھی بم دھماکے سے کم نہیں ہے، وہاں۔۔۔۔۔



جناب ڈپٹی سپیکر: اس کیلئے آپ فریش کونسلین لائیں۔  
 جناب محمود عالم: نہیں، وہ دھماکے سے کم نہیں ہے۔۔۔۔۔  
 جناب ڈپٹی سپیکر: فریش کونسلین لائیں۔  
 جناب محمود عالم: سپیکر صاحب!

Mr. Deputy Speaker: It is not part of the Question. Next Question, Abdul Sattar Khan, honourable MPA. Abdul Sattar Khan, not present. Next Question, Muhammad Javed Abbasi Sahib.

Mr. Muhammad Javed Abbasi: Thank you very much, Mr. Speaker.

Mr. Deputy Speaker: Please your Question number?

جناب محمد جاوید عباسی: جی جناب سپیکر، کونسلین نمبر ہے 1082۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1082 \_ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے گزشتہ دو سالوں کے دوران ہلکے اور بھاری ہتھیار خریدے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہلکے اور بھاری ہتھیار خریدنے کیلئے باقاعدہ ٹینڈر بھی ہوا ہے جس میں

مختلف کمپنیوں نے اسلحہ فراہم کرنے کیلئے ٹینڈر میں حصہ لیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسلحہ مجید اینڈ سنز کمپنی سے خریدا گیا تھا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ نے گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنے اور کون کونسے ہلکے اور بھاری ہتھیار خریدے ہیں اور ان پر

کل کتنی لاگت آئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا محکمہ نے کم ریٹ پر اسلحہ سپلائی کرنے والی کمپنیوں کو نظر انداز کر کے مجید اینڈ سنز کمپنی سے وہی اسلحہ

مہنگے داموں خریدا ہے؛

(iii) محکمہ کی طرف سے ٹینڈر منظور کرنے والی کمیٹی میں کون کونسے آفیسرز شامل تھے اور حتمی منظوری

کس نے دی تھی؛

(iv) آیا سپلائی شدہ اسلحہ غیر معیاری نہیں تھا جبکہ ٹیسٹ کے دوران اسلحہ میں کافی نقائص پائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے:

(v) اسلحہ خریدنے سے پہلے جو کمیٹی اسلحہ ٹیسٹ کرتی ہے، اس کمیٹی میں کون کونسے آفیسرز شامل تھے، ان کے نام اور عہدہ، نیز ان کی پیش کردہ رپورٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ نے گزشتہ دو سالوں کے دوران ہلکے اور بھاری ہتھیار خریدے ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کی خریداری کیلئے باقاعدہ قوانین کے مطابق ٹینڈر ہوا، جس میں مختلف فرموں نے اسلحہ کی فراہمی کیلئے حصہ لیا تھا۔

(ج) جی نہیں، مذکورہ اسلحہ مختلف کمپنیوں سے مرحلہ وار خریدا گیا ہے۔

(د) (i) محکمہ پولیس نے گزشتہ دو سالوں کے دوران جو ہلکے اور بھاری ہتھیار خریدے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال 2007-08

1- 9mm پستول تعداد: 1322 عدد مالیت: 58.998 ملین

مذکورہ بالا اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

➤ میسرز باز ایسوسی ایٹس لاہور

➤ میسرز مجید اینڈ سنز پشاور

➤ میسرز ظفر اظفر اینڈ کولاہور

➤ میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور

➤ میسرز پی ٹریڈرز کوئٹہ

مذکورہ اسلحہ کے ٹیسٹ ٹرائیل کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

➤ گل افضل آفریدی ایس پی، سی آئی ڈی

➤ عبدالمجید آفریدی ڈی ایس پی، اے ٹی ایس سکول نوشہرہ

- شاہنواز خان سب انسپکٹر، اے ٹی ایس سکول نوشہرہ
- مندرجہ بالا اسلحہ کی خریداری کیلئے سپلائی آرڈر مندرجہ ذیل دو فرموں کو دیا گیا:
- میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور تعداد: 1000 عدد
  - میسرز پیپی ٹریڈرز کوئٹہ تعداد: 322 عدد
- صوبائی حکومت نے خریداری کیلئے مندرجہ ذیل انٹر ڈیپارٹمنٹل پرچیز کمیٹی بنائی، جس نے خریداری کی ساری کارروائی مکمل کی:

- خورشید عالم خان ایڈیشنل آئی جی پی، ہیڈ کوارٹر
  - فیاض احمد خان ٹورو ایڈیشنل آئی جی پی، انوسٹی گیشن
  - امیر حمزہ محسود ڈی آئی جی، سپیشل برانچ
  - محمد سلمان خان ڈی آئی جی، ہیڈ کوارٹر
  - محمد ظفر علی خان اے آئی جی، سی آئی ڈی
  - ساجد علی خان اے آئی جی، فنانس اینڈ پروکیورمنٹ
  - لیاقت علی خان اے آئی جی، لیگل
  - احمد زبیب ایس او، پولیس ٹوہوم ڈیپارٹمنٹ
  - محمد جاوید بجٹ آفیسر تھری، فنانس ڈیپارٹمنٹ
- 2- محکمہ نے اسلحہ کیلئے مختلف بور کے کارتوس خریدے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کارتوس کی قسم	تعداد	مالیت
01	کلاشنکوف کارتوس	447495 عدد	13.424 ملین
02	جی تھری کارتوس	500000 عدد	14.000 ملین
03	9mm کارتوس	245958 عدد	5.110 ملین
04	12 بور کارتوس	10000 عدد	0.180 ملین

مذکورہ بالا کارتوس آرمی واہ فیکٹری سے خریدے گئے۔

3- بھاری اسلحہ: محکمہ نے بھاری اسلحہ خریدا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اسلحہ کی قسم	تعداد
01	گن 12.7mm	20 عدد
02	کارتوس 12.7 mm	102150 عدد
03	30/40 mm GTL	10 عدد
04	شیل 30/40 mm GTL	1350 عدد
05	گرینیڈ پستول	33 عدد
06	گرینیڈ	994 عدد
07	راکٹ لانچر	64 عدد
08	شیل راکٹ لانچ	1000 عدد
09	ہیوی مشین گن	69 عدد
10	کارتوس ہیوی مشین گن	64742 عدد
	کل مالیت	31.090 ملین

مذکورہ بالا بھاری اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

- میسرز لاجسٹک سسٹم راولپنڈی
- میسرز سبحان ٹریڈنگ کمپنی نوشہرہ
- میسرز سلیمان کارپوریشن نوشہرہ
- میسرز علی انٹرپرائزز نوشہرہ
- میسرز ظفر انڈسٹریز کولہور

مذکورہ بھاری اسلحہ کے ٹیسٹ ٹرائیل کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

- محمد سلمان خان ڈی آئی جی، آپریشن
- ساجد علی خان اے آئی جی، فنانس اینڈ پروکیورمنٹ

- محمد ظفر علی خان اے آئی جی، سی آئی ڈی
- قاضی انعام اللہ ڈی ایس پی، سی پی او
- فضل احمد جان آر آئی، سی پی او
- عبداللہ جان انچارج سی پی او کو تھ
- عبدالطیف آر مورر، سی آئی ڈی
- لیاقت علی شاہ آر مورر، سی پی او
- عصمت آر مورر، سی پی او کو تھ

مندرجہ بالا بھاری اسلحہ کی خریداری کیلئے سپلائی آرڈر مندرجہ ذیل دو فرموں کو دیا گیا:

- میسرز لاجسٹک سسٹم راولپنڈی
  - میسرز سبحان ٹریڈنگ کمپنی نوشہرہ
- یہ اسلحہ انٹر ڈیپارٹمنٹل پرچیز کمیٹی کے ذریعے خریدا گیا ہے، جس کی تفصیل اوپر بیان کی جا چکی ہے۔

سال 2008-09

1- کارتوس پین پستول تعداد 6622 عدد مالیت 2.318 ملین  
 کارتوس پین پستول فوجی ادارے واہ انڈسٹریز سے خریدے گئے۔

2- پین پستول تعداد 500 عدد مالیت 3.300 ملین  
 مذکورہ بالا اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

- میسرز داؤد سنز پشاور
- میسرز بخش الہی اینڈ کوپشاور
- میسرز آگسٹا ٹریڈرز راولپنڈی

مندرجہ بالا اسلحہ کی خریداری کیلئے سپلائی آرڈر مندرجہ ذیل فرم کو دیا گیا:

• میسرز داؤد سنز پشاور  
 3- کلاشکوف تعداد 23000 عدد مالیت 447.580 ملین

مذکورہ بالا اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

- میسرز مجید اینڈ سنز پشاور
- میسرز ظفر اظفر اینڈ کولاہور
- میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور
- میسرز پیپی ٹریڈرز کوئٹہ

4۔ کارتوس کلاشنکوف تعداد 10000000 عدد مالیت 255.000 ملین

مذکورہ بالا اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

- میسرز ٹیکنالوجی انٹرنیشنل کوئٹہ
- میسرز نار تھ ویسٹ آرمز کمپنی پشاور
- میسرز مجید اینڈ سنز پشاور
- میسرز باز ایسوسی ایٹس لاہور
- میسرز اخوان انٹرنیشنل پشاور
- میسرز پیپی ٹریڈرز کوئٹہ
- میسرز ظفر اظفر اینڈ کولاہور
- میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور
- میسرز سبحان ٹریڈنگ کمپنی نوشہرہ
- میسرز شایان سرحد انٹرنٹرز پشاور
- میسرز ایس ٹی ٹریڈرز پشاور

5۔ کارتوس 9 mm تعداد 2000000 عدد مالیت 2.000 ملین

مذکورہ بالا اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

- میسرز ٹیکنالوجی انٹرنیشنل کوئٹہ
- میسرز نار تھ ویسٹ آرمز کمپنی پشاور

- میسرز مجید اینڈ سنز پشاور
- میسرز باز ایسوسی ایٹس لاہور
- میسرز اخوان انٹرنیشنل پشاور
- میسرز پیپی ٹریڈرز کوسٹہ
- میسرز ظفر اظفر اینڈ کولاہور
- میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور
- میسرز سبحان ٹریڈنگ کمپنی نوشہرہ
- میسرز شایان سرحد انٹرپرائزز پشاور
- میسرز ایس ٹی ٹریڈرز پشاور

مذکورہ اسلحہ کلاشنکوف، کارتوس کلاشنکوف اور کارتوس 9 mm کے ٹیسٹ ٹرائیل کمیٹی کے ممبران کے نام

اور عہدہ درج ذیل ہیں:

- |                    |                                  |
|--------------------|----------------------------------|
| ➤ گل افضل آفریدی   | ایس پی، سی آئی ڈی                |
| ➤ عبدالمجید آفریدی | ڈی ایس پی، اے ٹی ایس سکول نوشہرہ |
| ➤ عبد اللہ جان     | انچارج، سی پی او کوٹھ            |
| ➤ عصمت             | آر مورر، سی پی او کوٹھ           |

مندرجہ بالا اسلحہ کلاشنکوف، کارتوس کلاشنکوف اور کارتوس 9mm کی خریداری کیلئے سپلائی آرڈر مندرجہ

ذیل تین فرموں کو دیا گیا:

- میسرز پیپی ٹریڈرز کوسٹہ 23000 عدد کلاشنکوف
- میسرز ظفر اظفر اینڈ کولاہور 10000000 کارتوس برائے کلاشنکوف
- میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور 2000000 عدد کارتوس 9 mm

مذکورہ اسلحہ اور کارتوس کی خریداری کیلئے انٹرنیشنل پارٹنمنٹل پریچیز کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ درج ذیل

ہیں:

- عبدالجید خان مروت ڈی آئی جی، ہیڈ کوارٹرز
- امیر حمزہ محسود ڈی آئی جی، سپیشل برانچ
- ساجد علی خان اے آئی جی، فنانس اینڈ پروکیورمنٹ
- محمد سلمان خان ڈی آئی جی، ہیڈ کوارٹرز
- لیاقت علی خان اے آئی جی، لیگل
- سید افضل شاہ ڈپٹی سیکرٹری، فنانس ڈیپارٹمنٹ
- اعظم خان ایس او پولیس ون، ہوم ڈیپارٹمنٹ
- 6 بھاری اسلحہ:

نمبر شمار	اسلحہ کی قسم	تعداد
01	RPG – 7	15 عدد
02	شیل 7 – PRG	1000 عدد
03	ہیوی مشین گن	10 عدد
04	کار توں ہیوی مشین گن	20000 عدد
05	لائٹ مشین گن	20 عدد
06	کار توں لائٹ مشین گن	20000 عدد
07	سناپر رائفل	2 عدد
08	کار توں سناپر رائفل	1347 عدد
	مالیت	24.723 ملین

مذکورہ بالا بھاری اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

- میسرز ظفر انڈیا کولہا پور
- میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور
- میسرز ٹیکنالوجی انٹرنیشنل کونٹہ



- میسرز مجید اینڈ سنز پشاور
  - میسرز جہانگیر اینڈ برادرز کوئٹہ
- مذکورہ بھاری اسلحہ اور کارتوس کی خریداری کیلئے انٹرنیٹ بیپارٹمنٹل پر چیز کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

➤	عبدالطیف خان گنڈاپور	ایڈیشنل آئی جی، آپریشن
➤	امیر حمزہ محسود	ایڈیشنل آئی جی، سپیشل برانچ
➤	عبدالحمید خان مروت	ایڈیشنل آئی جی، ہیڈ کوارٹرز
➤	محمد سلمان خان	ڈی آئی جی، ہیڈ کوارٹرز
➤	محمد ظفر علی خان	اے آئی جی، سی آئی ڈی
➤	خورشید انور	اے آئی جی، لیگل
➤	ساجد علی خان	اے آئی جی، فنانس اینڈ پروکیورمنٹ
➤	غضنفر علی	ڈپٹی سیکرٹری، فنانس ڈیپارٹمنٹ
➤	عنایت اللہ خان	ایس او، پولیس ٹوہوم ڈیپارٹمنٹ
➤	امیر عثمان	سپرنٹنڈنٹ، آر ڈی اینڈ پی ڈی ڈیپارٹمنٹ
7-	میکزین برائے کلاشنکوف	تعداد 69000 عدد
		مالیت 82.800 ملین

مذکورہ بالا میگزین کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

- میسرز ظفر اظفر اینڈ کولاہور
- میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور
- میسرز مجید اینڈ سنز پشاور
- میسرز پیپی ٹریڈرز کوئٹہ

8-	پستول 9 mm	تعداد 750	مالیت 61.425 ملین
----	------------	-----------	-------------------

مذکورہ بالا اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

- میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور
- میسرز زیک ایمپیکس لاہور
- میسرز مجید اینڈ سنز پشاور
- میسرز شایان سرحد انٹرپرائزز پشاور
- میسرز المعز ٹریڈنگ کارپوریشن پشاور
- میسرز شہیر ٹریڈنگ کمپنی پشاور

مذکورہ اسلحہ 9 mm پستول اور میگزین کلاشنکوف کے ٹیسٹ ٹرائیل کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

- ساجد علی خان اے آئی جی، فنانس اینڈ پروکیورمنٹ
- راجہ نصیر خان ڈپٹی کمانڈنٹ، ایلینٹ فورس
- گل افضل خان ایس پی، ایلینٹ فورس

مندرجہ بالا اسلحہ 9 mm پستول اور کلاشنکوف کی خریداری کیلئے سپلائی آرڈر مندرجہ ذیل فرم کو دیا گیا:

- میسرز مجید اینڈ سنز پشاور

مذکورہ اسلحہ 9 mm پستول اور کلاشنکوف میگزین کی خریداری کیلئے انٹرنیٹ پارٹنمنٹل پر چیز کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

- عبدالطیف خان گنڈاپور ایڈیشنل آئی جی، آپریشن
- امیر حمزہ محسود ایڈیشنل آئی جی، سپیشل برانچ
- عبدالمجید خان مروت ایڈیشنل آئی جی، ہیڈ کوارٹرز
- محمد سلمان خان ڈی آئی جی، ہیڈ کوارٹرز
- محمد ظفر علی خان اے آئی جی، سی آئی ڈی
- خوشید انور اے آئی جی، لیگل
- ساجد علی خان اے آئی جی، فنانس اینڈ پروکیورمنٹ

- غنفر علی، ڈپٹی سیکرٹری، فنانس ڈیپارٹمنٹ
- عنایت اللہ خان، ایس او، پولیس ٹوبوم ڈیپارٹمنٹ
- امیر عثمان، سپرنٹنڈنٹ، آرڈی اینڈ پی ڈی ڈیپارٹمنٹ

سال 2009-10

1- بھاری اسلحہ:

نمبر شمار	اسلحہ کی قسم	تعداد
01	RPG7 40mm	560 عدد
02	شیل RPG7	6500 عدد
03	ہیوی مشین گن	700 عدد
04	کارتوس ہیوی مشین گن	1008000 عدد
05	12.7mm گن	570 عدد
06	کارتوس 12.7 mm	615000 عدد
07	سناپیر انفل	550 عدد
08	کارتوس سناپیر انفل	105286 عدد
09	ہینڈ گرنیڈ	11000 عدد
10	AGL	320 عدد
11	شیل AGL	21355 عدد
12	لائٹ مشین گن	700 عدد
13	کارتوس لائٹ مشین گن	6000000 عدد
14	60/80 mm مارٹر	250 عدد
15	شیل مارٹر	15000 عدد
	مالیت	2445.25 ملین

مذکورہ بالا بھاری اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا:

- میسرز شاہد ٹریڈرز پشاور
- میسرز نورینکو چائنا تھ انڈسٹریز کارپوریشن، بیجنگ، چائنا بذریعہ نمائندہ
- میسرز مجید اینڈ سنز پشاور
- میسرز ظفر اظفر اینڈ کولاہور

مندرجہ بالا بھاری اسلحہ کی خریداری کیلئے سپلائی آرڈر مندرجہ ذیل فرم کو دیا گیا:

- میسرز نورینکو چائنا تھ انڈسٹریز کارپوریشن، بیجنگ، چائنا
- مذکورہ بھاری اسلحہ کی خریداری کیلئے انٹرنیشنل پراپرائٹیز کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:

- عبد المجید خان مروت ایڈیشنل آئی جی، ہیڈ کوارٹرز
- امیر حمزہ محسود ایڈیشنل آئی جی، سپیشل برانچ
- محمد سلمان خان ڈی آئی جی، ہیڈ کوارٹرز
- ساجد علی خان اے آئی جی، فنانس اینڈ پروکیورمنٹ
- ممتاز احمد اے آئی جی، لیگل
- محمد ہاشم اسسٹنٹ، پی اینڈ ڈی
- عنایت اللہ خان ایس او، پولیس ٹوہوم ڈیپارٹمنٹ
- محمد جاوید بجٹ آفیسر تھری، فنانس ڈیپارٹمنٹ

2- کارٹوس G3

وزارت داخلہ اسلام آباد کی این او سی کیلئے واہ انڈسٹریز کا کیس انڈر پراسس ہے۔

(ii) جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہ اسلحہ صرف ایک فرم سے نہیں خریدا گیا بلکہ اس میں دوسری کمپنیاں بھی شامل ہیں۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ ڈیپارٹمنٹل پراپرائٹیز کمیٹی کی ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ کم دام میں معیاری اشیاء خریدی جائیں مگر دام پر کبھی بھی معیار کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ایسے بھی مواقع آئے ہیں کہ کمیٹی نے مہنگی اشیاء خریدنے کی سفارش کی ہے کیونکہ مہنگی اشیاء معیاری اور دیر پا تھیں۔

(iii) ٹینڈر منظور کرنے والی کمیٹی کے ممبران کے نام اوپر بیان کئے جا چکے ہیں اور حتمی منظوری کا اختیار صوبائی پولیس آفیسر کو حاصل ہے۔ یہاں پر اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اوائل میں یہ کمیٹی جو انٹر ڈیپارٹمنٹل پر چیز کمیٹی کہلاتی تھی، ٹینڈر منظور کرتی تھی لیکن بعد میں محکمہ خزانہ کی طرف سے اعتراض کی وجہ سے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم نے محکمہ پولیس کو اپنی کمیٹی بنانے کا اختیار دے دیا، جس کے بعد صوبائی پولیس آفیسر نے محکمہ کے افسران پر مشتمل ڈیپارٹمنٹل پر چیز کمیٹی تشکیل دی۔

(iv) جی نہیں، تمام سپلائی شدہ اسلحہ معیاری ہے اور خریدے گئے اسلحہ میں ابھی تک کسی قسم کا نقص نہیں پایا گیا اور نہ ہی کسی پونٹ سے کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(v) اسلحہ خریدنے سے پہلے جو کمیٹی اسلحہ ٹیسٹ کرتی ہے، ان کے نام اور عہدے اوپر بیان کئے جا چکے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

جناب محمد جاوید عباسی: ایس سر۔ جناب سپیکر! میں نے اس میں دو چیزیں Establish کرنے کی کوشش کی تھی، میں نے بجٹ کے وقت بھی بات کی تھی اور بعد میں اس پر میں نے ایک کال انٹیشن نوٹس بھی دیا تھا، اس پہ بھی بات ہوئی تھی۔ جناب سپیکر، میں نے وہ ڈیٹیلز مانگی تھیں کہ اربوں روپوں کا جو اسلحہ منگوا یا گیا ہے ایک تو اس کی قیمت جو ہے، اور جب دوسری کمپنی کو (ٹینڈر) مل سکتا تھا تو آپ نے یہ منی کمپنیز کو کیوں دیا؟ تو جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے معیار کو سٹینڈرڈ بنایا، لہذا ہم معیاری چیزیں خریدنا چاہتے تھے۔ تو ہمیں پتہ چلتا کہ وہ جو کمپنی دے رہی تھی، انکا معیار کیا تھا اور انکا حق کیا تھا؟ جناب سپیکر، اگر آپ آخری صفحہ 15 تک نظر لے جائیں، جناب سپیکر، میں نے پوچھا تھا "آیا سپلائی شدہ اسلحہ غیر معیاری تھا جبکہ ٹیسٹ کے دوران اسلحے میں نقائص پائے گئے؟" جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ "نہیں، ایسا نہیں تھا۔" میں نے ساتھ ہی پوچھا تھا کہ "اسلحہ خریدنے سے پہلے جو کمیٹی اسلحہ ٹیسٹ کرتی ہے، اس کمیٹی میں کون کونسے آفیسرز شامل تھے، ان کے نام، عہدے، نیز ان کی پیش کردہ رپورٹ کی تفصیل پیش کی جائے؟" جناب سپیکر، اس کے آگے وہ جواب دیتے ہیں: "اسلحہ خریدنے سے پہلے جو کمیٹی اسلحہ ٹیسٹ کرتی ہے، ان کے نام اور عہدے اوپر بیان کئے جا چکے ہیں۔" لیکن اس کی کوئی رپورٹ شامل نہیں کی گئی ہے حالانکہ ہم نے بار بار یہ رپورٹ مانگی تھی کہ جو کمیٹیز بنائی گئی تھیں، جنہوں نے یہ اسلحہ ٹیسٹ کیا تھا اور انہوں نے اپنی رپورٹ

میں لکھا تھا کہ یہ معیاری نہیں ہے تو جناب سپیکر، میری درخواست ہے کہ اگر یہ کمیٹی کے حوالے ہو جائے تو اس کو باریکی کے ساتھ اور پوری ڈیٹیل کیساتھ دیکھا جائے، اگر ہماری بات ٹھیک ہے تو پھر تو بہت بڑا نقصان ہے اور اگر نہیں ہے تو یہ ایک ہی دفعہ کمیٹی میں Thrash out ہو جانا چاہیے۔ سر، بہت Important بات ہے اور یہ پورے صوبے کے جو ہمارے معاملات ہیں، اس پر Already کئی انکوائریاں چل رہی ہیں جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب پلیز۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! میں بھی اس پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ فرمائیں عنایت اللہ خان جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر! اس میں اسلحے کی جو ڈیٹیلز دی گئی ہیں، اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ Made کہاں کا ہے، اسلحہ کدھر کدھر کا ہے کیونکہ پراسز میں نے دیکھی ہیں، اس کی تو کوئی سمجھ نہیں آرہی ہے، کہیں یہ لوکل کی پراسز لگ رہی ہوں؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: نور سحر بی بی، پلیز۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، اس میں جو ڈیٹیلز دی گئی ہیں، اس پر مجھے بھی اعتراض ہے کہ کہیں یہ اسلحہ درہ سے تو نہیں خریدا گیا ہے، اس پر انٹرنیشنل ٹینڈر کیوں نہیں ہوا ہے کیونکہ یہ تو باہر کی چیز ہے، یہ انٹرنیشنل کے بجائے لوکل پر چیز وہاں کیوں کی گئی؟ انہوں نے باہر سے لینا تھا تو انٹرنیشنل ٹینڈر پر کرتے، اس کی قیمت بھی کم آجاتی اور صحیح چیز بھی ہمیں مل جاتی، یہ درے والا اسلحہ تو نہیں ہے؟ دوسری بات یہ کہ انہوں نے ملکوں کے نام کیوں نہیں دیئے کہ کن کن ملکوں سے انہوں نے Import کیا ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا اوس درے ورخے مخکنے بہ تاسو پہ اخبارونو کبنے کتلی وی چہ کوم Former IGP وو، د هغه خلاف کیس هم شوے دے، Accuse شوے هم دے۔ زما صرف کوئسچن دا دے چہ دیکبنے دا مجید اینڈ سنز

چہ کوم دی، دیکھنے دا نوم لیکلے شوے دے مجید ایند سنز، د دے نہ مخکبے دے کمپنی اسلحہ چالہ ور کرے دہ جی کہ نہ، د اسلحے نہ بغیر ئے د نور خہ کاروبار ووجی، د اسلحے ڈیلر دے کہ نہ دے سر؟  
جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ارشد عبداللہ، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ پہ اردو کبے بہ جواب ور کر م چونکہ Mover Urdu speaking دے۔ ایسا ہے جی کہ بالکل اس ایوان میں اس ایشو کے اوپر کافی بحث بجٹ کے اجلاس میں بھی ہوئی اور یہ بڑا اہم ایشو ہے، اس کے اوپر Already گورنمنٹ کی ایک بڑی ہائی لیول کمیٹی Probe بھی کر رہی ہے، ایک Probe ہو بھی چکا ہے اور دوسرا I believe it is under going، اس کے علاوہ جہاں تک عباسی صاحب کی ریکویسٹ ہے تو بالکل جی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر یہ سوال کمیٹی کو جاتا ہے تو میرے خیال میں یہ سارے کو سچیز وہیں پر اگر Raise ہو جائیں اور ایک چیز۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ، امیر حیدر خان ایوان میں داخل ہو گئے)

(تالیاں)

وزیر قانون: ایک چیز میرے خیال میں ہمارے سابقہ آئی جی صاحب کے متعلق ایک Comment آئی ہے تو وہ تھوڑی Clarification ضرور دوں گا کہ ان کے اوپر ایف سی میں کچھ بھرتیوں کے حوالے سے کیس ہے اور اس کا بھی نتیجہ آئے گا تو نتیجے تک میرے خیال میں Let's not presume کہ کسی نے کوئی کرپٹ پریکٹس کی ہے یا کوئی غلط کام کیا ہے اور اس کے علاوہ جی بالکل یہ کمیٹی کو جانا چاہیے تاکہ ممبران Satisfy ہو جائیں۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1082 asked by the honourable Member may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the Standing Committee concerned. Now the next Question is of Mufti Syed Janan Sahib. Please, Question number?

مفتی سید جانان: سوال نمبر 1146۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1146 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں بلیک وائر نامی غیر ملکی تنظیم موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ تنظیم کے اہلکار صوبے میں کتنی تعداد میں موجود ہیں اور

کہاں کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، ان کی مصروفیات کیا ہیں، نیز کیا یہ اہلکار ملک کی خود مختاری کیلئے خطرہ نہیں

ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔

(ب) جواب نفی میں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

مفتی سید جانان: دوئی خو جی ما تہ دوا پرہ (الف) او (ب) جز کبے لیکلی دی چہ

نشستہ دے خو تھیک خو دا نہ دہ جی، تھیک دا نہ دہ جی۔ (تہقہہ)

Mr. Deputy Speaker: Next Question, Mohtarama Noor Sahar Bibi, please your Question number?

محترمہ نور سحر: کونسچن نمبر 1157۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

محترمہ نور سحر: ایس سر۔ سر، انہوں نے جو لکھا ہے کہ ہم نے فاٹا کو سارے انتظامات کی، قبائلی جو ہیں، ان کو

وسعت دی ہے، اس میں سے میں نے ان سے ایک کونسچن کرنا ہے کہ ابھی تک انہوں نے لیڈرز پروٹیکشن

ایکٹ، جو بل کی شکل میں آیا تھا اور ایکٹ بن چکا ہے، ابھی تک اس کو Extend کیوں نہیں کیا گیا، لیڈرز

پروٹیکشن بل انہوں نے ابھی تک فاٹا کو Extend کیوں نہیں کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آنر بیل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیر سٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ان کا پہلے ایک اور بھی سوال ہے، 1153 I believe، اس کو نہیں

Take up کریں گے پہلے؟ 1153 ان کا فرسٹ ہے۔

Mr. Deputy Speaker: You are not prepared?



محترمہ نور سحر: میں Prepared ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ کس طرح Prepared ہیں، آپ کو کسچن نمبر بھی نہیں بتا سکتیں، ابھی صفحے

دیکھتی ہو۔ This Question is lapsed, the next Question is also lapsed.  
Next one, Taj Muhammad Khan Tarand.

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: Please your Question number?

جناب تاج محمد خان ترند: کوسچن نمبر 1184۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1184 \_ جناب تاج محمد خان ترند: کیا وزیر جیلخانہ جات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنگرام میں ایک سب جیل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیل کو 2005 کے تباہ کن زلزلے کی وجہ سے نقصان پہنچا تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت سے لیکر تاحال قیدیوں کو مانسہرہ جیل میں رکھا جاتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو پانچ سال گزرنے کے باوجود اب تک سب جیل بنگرام کی مرمت کیوں نہیں کی گئی، مزید اس کو ٹھیک کرنے کیلئے کتنا وقت درکار ہے، تفصیل فراہم کی

جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ضلع بنگرام سے تعلق رکھنے والے قیدی / حوالاتی مانسہرہ جیل اور سب جیل داسو کوہستان میں رکھے گئے ہیں۔

(د) 2005 کے تباہ کن زلزلے میں جیل کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا تھا، اسلئے مذکورہ جیل کی عمارت کی بحالی کے سلسلے میں District Reconstruction Unit Battagram (DRU) کے ساتھ ضروری خط و کتابت کی، جس پر بعد ازاں انہوں نے مذکورہ سلسلے میں ERRا اسلام آباد کے ساتھ ضروری کارروائی کیلئے مراسلہ بھیجا، بعد میں DRU بنگرام نے اطلاع دی کہ ERRا اسلام آباد نے

ہدایت کی ہے کہ مذکورہ جیل کی عمارت کی تعمیر بزمہ صوبائی حکومت ہے کیونکہ یہ ERRA کی حکمت عملی کے تحت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ضروری PC-1/Cost Estimate مبلغ 7.311 ملین جو کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو بنگرام نے تیار کیا تھا، محکمہ داخلہ کو ارسال کیا گیا مگر محکمہ داخلہ نے PC-1 پر اعتراض کرتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ سب جیل مانسہرہ کو ہدایت کی کہ مذکورہ PC-1 مبلغ 7.311 ملین غیر حقیقت پسندانہ ہے، لہذا نیا قابل عمل PC-1 جو کہ حقیقت پر مبنی ہو، ارسال کیا جائے۔

نیا PC-1/Cost estimate کو بنانے کی غرض سے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے ساتھ رابطہ کیا گیا مگر انہوں نے مذکورہ Estimate دیر سے ارسال کیا، اب نیا مذکورہ Estimate جس کی تخمینہ لاگت مبلغ 11.487 ملین ہے، صوبائی حکومت کو فنڈز فراہمی کی غرض سے ارسال کیا جا رہا ہے اور جہاں تک تعمیر کی تکمیل کا سوال ہے تو فنڈز کے فراہم ہونے کی صورت میں تقریباً ایک سال میں کام مکمل کیا جائے گا۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

جناب تاج محمد خان ترند: ہاں سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، د 2005 زلزلے سرہ د بتگرام سب جیل تہ دیر زیات نقصان رسیدلے وو او د ہغے نہ وروستو د بتگرام چہ خومرہ قیدیان دی جی، ہغہ ئے د مانسہرے جیل تہ شفٹ کری دی۔ جناب سپیکر، د مانسہرے نہ د پیشی د پارہ بتگرام تہ د قیدیان وراوستلو او بوتللو سرہ قیدیانو تہ دیر زیات تکلیف دے، بیا د ہغوی رشتہ دارانو تہ دیر زیات تکلیف دے چہ د ہغوی سرہ د ملاقات د پارہ مانسہرے تہ خی نو شپہر کالہ او شو چہ د ہغہ جیل د مرمت د پارہ خہ اقدامات نہ دی شوی نو زما د منسٹر صاحب نہ دا کوئسچن دے چہ د کلہ پورے بہ دوئی د جیل دا مرمت کوی چہ دا قیدیان واپس بتگرام تہ شفٹ شی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر، پلیز۔

وزیر قانون: دا مونبرہ جی Already in written ورکری دی چہ انشاء اللہ Within one year کہ خیر وی پہ دے بہ کار ہم ستارت شوے وی او د کافی حدہ پورے بہ دا رسیدلے وی نو دا زمونبر دغہ دے انشاء اللہ چہ Within one year کہ خیر وی دغہ بہ جو روؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ، ؟ Are you satisfied

جناب تاج محمد خان ترند: یس سر، تھیک شوہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: Next Question of Sikandar Hayat Sherpa Sahib. Not present. Dr. Zakirullah Khan, please your Question No? Dr. Zakirullah Khan: 1240.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1240\_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کی مخدوش صورتحال خاصکر ملاکنڈ ڈویژن دہشت گردی کی لپیٹ میں ہونے کی وجہ سے لوگوں کا جانی و مالی نقصان ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ملاکنڈ ڈویژن میں کتنی سرکاری گاڑیاں چھیننی گئی ہیں، کتنی گاڑیاں برآمد کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مخدوش صورتحال کے پیش نظر ملاکنڈ ڈویژن سے کل 50 گاڑیاں چھیننی گئی ہیں، جن میں سے کل 8 گاڑیاں صحیح حالت میں جبکہ 6 گاڑیاں مکمل طور پر ناکارہ حالت میں برآمد ہو چکی ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: ہاں جی، پہ دے (ب) جز کبنے ما تپوس کرے دے چہ "اگر (الف) کا

جواب اثبات میں ہو تو ملاکنڈ ڈویژن میں کتنی سرکاری گاڑیاں چھیننی گئی ہیں، کتنی گاڑیاں برآمد کی گئی ہیں،

تفصیل فراہم کی جائے؛ "سر، دوئی راتہ لیکلی دی چہ پول پچاس گاڈی Snatch شوی

دی او پہ ہغے کبنے اتہ پہ صحیح حالت کبنے دی او شپہ پکبنے ناکارہ حالت میں

برآمد ہو چکی ہیں۔ سر، پہ دیکبنے ئے تفصیل نہ دے راکرے، زما مطلب ہم د تفصیل

نہ وو چہ خہ گاڈی داسے دی چہ پہ ہغے کبنے، لکہ زہ دا غوارمہ چہ ہغہ پہ

ریکارڈ باندے راشی، خہ گاڈی خلقو پخپلہ باندے دہشتگردو تہ ورکری دی نو

د ہغے تفصیل ئے نہ دے راکرے نو کہ دا لہر چہان بین د پارہ تاسو وراولیرئ نو

پہ دیکبنے ڍیرہ لویہ، غتہ خبرہ شتہ او د گورنمنٹ پکبنے ہم فائدہ دہ چہ دا

سرکاری گاڈی پہ خہ طریقہ باندے د ہغوی نہ مونبرہ راویستے شو چہ

را اوئے باسو، نورہ مرضی د منستہر صاحب دہ چہ خنگہ دوئی غواپی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء مسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: دا جی کہ دھاؤس پہ انٹرسٹ کبنے وی، دگورنمنٹ پہ انٹرسٹ کبنے وی، بالکل زمونبرہ دتھریژری ممبر دے، بالکل دلا رشی کمیٹی تہ،

It should be properly probed, I have no problem.

Mr. Deputy Speaker: No, instead of sending it to the Committee would it not be better to provide him the details he asked for?

لاء منسٹر صاحب! چہ ہریو کوئسچن مونبرہ کمیٹی تہ لیرو نو بنہ نہ دہ چہ

دوئی تفصیل غواری او تاسو ورلہ تفصیل ورکری؟ Next خیر دے۔

وزیر قانون: د تفصیل د پارہ جی ٲول محکمے والا دغہ دی خود ممبرانو اکثر دا خواہش وی چہ دا کمیٹی تہ لا رشی، I don't know چہ دے کمیٹی کبنے خہ داسے دغہ دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٲاکٹر صاحب! تاسو چہ کوم تفصیل یا ٲیتیل غوبنتے دے پہ دے کوئسچن کبنے، کہ ہغہ تاسو تہ Provide شی Within two or three days۔۔۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زہ جی خبرہ کوم ٲیرہ پہ آسانہ باندے، نہ بہ بیا دا اسمبلی وی او نہ بہ زما سرہ داسے فورم وی چہ زہ بیا پہ ہغے باندے بحث او کرے شہہ جی۔ زہ صرف دغہ ٲپوس کول غوارم، کہ ما تہ دا تفصیل را کرے شی، زما کمیٹی تہ نور ہیخ مقصد نشتہ، کہ نہ ئے لیرو نو نہ د لیرو، دگورنمنٹ گا ٲی دی، زما خو ٲرے ہیخ نہ کیرو جی خوزہ دا وایم کہ کمیٹی تہ لا رشی نو ہلتہ کبنے چہ تفصیل را کری او پہ کوم گا ٲو کبنے زمونبرہ مقصد دے چہ ہغہ خلقو دہشتگرد و تہ ٲخپلہ حوالہ کری دی، زہ لہ ہغہ Pinpoint کر مہ او بیا بہ کمیٹی پہ ہغے کبنے فیصلہ او کری چہ د ہغہ خلقو خلاف ایکشن واغستے شی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1240 asked by the honourable Member may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the Standing Committee concerned. Next Question, Muhammad Zamin Khan, not present.

جناب محمد زین خان: جناب سپیکر صاحب! زہ موجود یم۔

Mr. Deputy Speaker: Welcome back.؟ اپنی سیٹ پر بیٹھا کریں نا؟ Your Question number? You are also not prepared; you are not prepared Muhammad Zamin is not prepared, his Question is also lapsed. Now next Question-----

جناب محمد زین خان: سر، زہ تیار یم۔

Mr. Deputy Speaker: Question number, please?

جناب محمد زین خان: کونسی نمبر 1241۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1241 \_ جناب محمد زین خان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے تمام شورش زدہ علاقوں عموماً ملاکنڈ ڈویژن میں پولیس کے کچھ افسران اور سینکڑوں جوان نوکری چھوڑ گئے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسران اور جوانوں کو اپنے فرائضی منصبی کی عدم ادائیگی کی وجہ سے نوکریوں (ملازمت) سے برخاست کیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے انتہائی کھٹن اور مشکل حالات کے پیش نظر اور صوبے کے غریب عوام کی مالی مشکلات کے پیش نظر اور امن و امان کی بحالی، جذبہ خیر سگالی کے تحت تمام برخاست شدہ پولیس افسران اور جوانوں کی دوبارہ بحالی کا احسن فیصلہ کیا ہے؛

(د) آیا یہ درست ہے کہ ان افسران اور جوانوں میں کچھ لوگ تاحال بحال نہیں کئے گئے؛

(ه) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر کے تمام برخاست شدہ افسران اور جوانوں کے نام، ولدیت، ڈومیسائل، تعیناتی ضلع، تاریخ ابتدائی تعیناتی اور تاریخ برخاستگی کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ھ) وہ اضلاع جن میں پولیس افسران اور جوان برخواست ہوئے، ان کی مکمل تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

جناب محمد زمین خان: یس سر۔ جناب سپیکر، زما کوئسچن د ہغہ پولیس خوانانو متعلق و وچہ کومو خوانانو پہ دے تیر د آپریشن پہ دوران کنبے یا پہ Militancy کنبے ہغوی دا نوکریانے پرینے وے او تلی و و نو پہ دیکنبے زما گزارش دا دے چہ یرہ ما د دوی نہ دا تفصیل غوبنتے و و، ما تہ داسے شکایتونہ راغلی و و چہ بعضے خلق نے بیا واپس اغستی دی او بعضے نے نہ دی راغوبنتی نو دیکنبے زما گزارش دا دے چہ یرہ د گورنمنٹ پالیسی خہ دہ او آیا خومرہ خلق نے اغستی دی او کہ خوک نے نہ دی اغستی نو ہغہ واپس اخلی او کہ نہ اخلی؟ یرہ مہربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Law Minister, please-----

جناب عتیق الرحمان: سپیکر صاحب!

Mr. Deputy Speaker: Ji Ateeq-ur-Rehman, please.

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر، ہنگو یرہ پسماندہ ضلع دہ، د ہغے والا 168 کسان تقریباً پہ دغہ لست باندے چہ دوی کوم ورکری دی، ہغہ د نوکریانو نہ و تلی دی، د ہغوی د بحالولو د دوی ارادہ شتہ او تر کله پورے نے دوی۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار صاحب! پلیز، شور آرہا ہے، بہت زیادہ Disturbance ہو رہی ہے۔

جناب عتیق الرحمان: ہغہ کسان دوی واپس بحال کوی، د بحالولو ارادہ نے شتہ او تر کله پورے بہ نے بحال کری؟ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت یا سمین! پلیز تشریف لائیں اپنی سیٹ پر، پلیز اپنی سیٹ پر آجائیں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب، پلیز۔

مفتی سید جانان: دوی جی پہ دے (ج) جز کنبے لیکلی دی چہ او جی، پہ دغہ برخاست شدہ کسانو کنبے نے کسان بیا بحال کرے شوی دی، دا نور چہ کوم پاتے دی،

آیا ولے ئے نہ بحال کوی او چه دا کوم بحال شوی دی، دا ولے بحال شوی دی؟  
 کہ پالیسی وی نو د تولو د پارہ بہ یو شان وی او کہ نہ وی نو دا نیم کسان ولے  
 بحال شوی دی او نیم ولے پاتے دی؟  
جناب ڈپٹی سپیکر: لاء مسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: داسے دہ جی چه شروع کنبے خو گورنمنٹ راغلو او دا حالات راغلل  
 نو پالیسی دا وہ چه یرہ دا خلق بہ نہ بحال کیبری خو Later on چونکہ دیکنبے ڀیر  
 Experienced خلق وو او پہ هغوی باندے کافی د گورنمنٹ انوسٹمنٹ شوے وو  
 نو خکہ رو رو بیا پالیسی Revise شوہ او کافی حدہ پورے خلق بحال شول نو  
 اوس Criteria د دے دہ چه یرہ هغه ایمپلائز چه د دہشتگردو سرہ د هغوی خہ نہ  
 خہ تعاون وو د هغه وخت سرہ نو هغه خلق بہ نہ بحال کیبری۔ بیا هغوی داسے یو  
 Act of cowardice، داسے د بے کارتوب یا د بے غیرتوب یو کار کرے وی او  
 داسے ڀیر زیات دغہ ئے کرے وی نو هغه خلق بہ نہ بحال کیبری خو بهرحال  
 چونکہ د پولیس والا خپلہ محکمہ دہ، د دوئی پیتی بندی ہم وی نو د دوئی کوشش  
 خو دا دے چه زیات نہ زیات خلق بحال کری او خہ Genuine cases وی، هغه د  
 دوئی مونر۔ تہ Identify کری، انشاء اللہ بالکل We will look into it.

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان پلیز۔

جناب محمد زمین خان: دیکنبے جی زہ گزارش لرمہ، چونکہ زما د دے کوئسچن پہ  
 (ج) جز کنبے ما دا لیکلی وو چه "آیایہ بھی درست ہے کہ حکومت نے انتہائی کٹھن اور مشکل  
 حالات کے پیش نظر اور صوبے کے غریب عوام کی مالی مشکلات کے پیش نظر امن وامان کی بحالی اور جذبہ  
 خیر سگالی کے ساتھ تمام برخواست شدہ پولیس افسران اور جوانوں کی دوبارہ بحالی کا احسن فیصلہ کیا ہے؛" نو  
 دوئی ما تہ جواب را کرے دے "جی ہاں، یہ درست ہے" نو زما د دغے چه کلہ دوئی  
 لیکلی چه دا درست خبرہ دہ، هغه ٲول مے بحال کری دی نو بیا ولے دا دوہرا  
 معیار دے چه یرہ هلته کنبے پکنبے لا خہ اوس ہم نہ دی بحال؟ دوئی پہ دے خپل

دغہ کنبے ہم لیکلی دی نو پہ دے جواب کنبے تضاد دے ، ما د لبر پہ دے باندے  
کلیئر کری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء مسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دا چہ خنگہ ما گزارش او کرو چہ دا پالیسی دغہ دہ خو There are  
Exceptions, exceptions also دا دے چہ یو سہری ڍیر دے بے غیرتوب مظاہرہ  
کری وی ، ہغہ بہ نہ بحال کیبری پولیس کنبے ، We don't need such people۔  
دویم دا چہ د ہغوی داسے Tacit یا Settled understanding و دہشتگردو  
سرہ او ہغہ پہ رپورٹ باندے وی ، ہغہ خلق بہ ہم نہ بحال کیبری۔ باقی چہ د دوی  
پہ نظر کنبے داسے خلق پاتے وی چہ یرہ ، دوی تہ پخپلہ ہم علم نشتنہ دے چہ  
شوک پاتے دی ، کہ داسے دوی لہ شوک راشی ، بالکل دوی د مونر سرہ رابطہ  
او کری ، انشاء اللہ مونر بہ کوشش کوؤ چہ بحال شی۔

جناب محمد زمین خان: دیکنبے دوی ڍیرہ بنائستہ خبرہ او کرہ ، ڍیرہ مہربانی د وزیر  
صاحب ، د منسٹر صاحب ڍیر مشکور یمہ چہ ہغوی داسے بنہ پالیسی دغہ کرے  
دہ خو دیکنبے بہ دا خنگہ Ascertain کوؤ؟ نو دیکنبے زما گزارش دا دے چہ  
کہ فرض کرہ دا کمیٹی تہ حوالہ شی او د دے تولو ممبرانو کہ د چا داسے دغہ  
وی خکہ زما حلقہ کنبے شتہ ، ما لہ داسے کسان راغلی وو چہ د ہغوی ہغہ دغہ  
ما کتلی وو نو پہ ہغے باندے چہ دا کوم دوی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان صاحب! تاسو بہ وروستو د دوی سرہ کنبینی ہم پہ دے  
بارہ کنبے او لسٹ ورلہ ورکری چہ کوم کسانو تاسو تہ Approach کرے دے ،  
ہغہ اوگوری دیکنبے مطلب دے Restoration, subject to some  
conditions ، تھیک دہ تاسو د دوی سرہ کنبینی جی۔

Mr. Muhammad Zamin Khan: Okay ji.

Mr. Deputy Speaker: Next Question, Muhammad Qasim Khan  
Khattak, honourable MPA, please your Question number?

Malik Qasim Khan Khattak: 1254.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1254 \_ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر جیلخانہ جات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:



(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے تمام جیلوں کو کمپیوٹرائز کیا جا رہا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کمپیوٹرائزیشن پر تاحال کتنا کام ہوا ہے، نیز مذکورہ کام کیلئے بجٹ

میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز پی سی ون کی کاپی بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) صوبہ خیبر پختونخوا کے چار

سنٹرل جیلوں میں جو کہ ڈیرہ اسماعیل خان، پشاور، بنوں اور ہری پور میں واقع ہیں، کو کمپیوٹرائز کرانے کیلئے

موجودہ مالی سال میں محکمہ خزانہ نے مبلغ 20.000 ملین مختص کئے، صوبے کے دیگر جیلوں کو کمپیوٹرائز

کرانے کیلئے بہت جلد صوبائی حکومت کو ایک مراسلہ بھیجا جائے گا۔

(ب) صوبے کے چار سنٹرل جیلوں کیلئے جو رقم مختص کی گئی ہے، اس کو تاحال ریلیز نہیں کیا گیا، اسلئے مجوزہ

فنڈ کے ریلیز ہونے کے بعد اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ مختص شدہ بجٹ کی کاپی فراہم کی گئی۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary?

ملک قاسم خان خٹک: یس سر۔ زہد منسٹر صاحب نہ دا پتہ کوم جی چہ د صوبے پہ

نورو اضلاع کنبے بہ دا جیلونہ کلہ کمپیوٹرائز شی، مطلب دا دے چہ پہ

دیکنبے بہ خومرہ ٹائم لگی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یرہ جی، مونر خو غوارو چہ پہ دے یوہ میاشت کنبے دننہ ہر خہ

کمپیوٹرائز کرو، توله صوبہ کمپیوٹرائز کرو خو Priorities تہ خلق گوری، بحت

کنبے فی الحال خلور سنٹرل جیلز دی، دا چہ اوشی نو مرحلہ وار بہ بیارو رو

د سترکت جیلز تہ بہ کہ خیر وی ورخو، خواہش زمونر دیر دے، خواہشونہ نور ہم

دیر دی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، مونر چہ چرتہ گورو، پشاور جیل اوسہ پورے

دغسے دے، دوئی دا وائی چہ دا کمپیوٹرائز دے۔

وزیر قانون: تاسو جواب نہ دے وئیے، تاسو جواب اووای چہ دا دھغے د پارہ

لیکلے شوے دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب گورہ دھغے د پارہ، کنبینہ، Take your seat, please۔

ملک قاسم خان خٹک: دا فنڈ بہ کلہ ریلیز کیبری جی، دا فنڈ بہ کلہ ریلیز کیبری جی؟

وزیر قانون: چونکہ دے وخت کنبے، دا خود سیلاب د لاسہ ہر شہ فریز شوی دی کنہ نوانشاء اللہ اوبہ شی، Hopefully زربہ کہ خیر وی اوشی۔

Mr. Speaker: Next Question, Dr. Zakirullah Khan Sahib, honourable MPA, please your Question number?

Dr. Zakirullah Khan: 1269.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1269\_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا میں امن وامان کی محذوش صورتحال میں کئی انسانی جانوں کا ضیاع ہوا ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بم بلاسٹ و دہشتگردی کی فائرنگ اور ان کے خلاف کارروائی کے دوران شہید ہونے والوں کو حکومت کی طرف سے امداد دی جاتی ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع کوہاٹ کے گاؤں مراضہ میلہ کچھی یونین کو نسل استرزی پائیں اور شاہ عالم بابا تحصیل ادینزی دی پائیں میں کتنے لوگ زخمی اور شہید ہوئے ہیں اور ان لوگوں کو کتنی امداد دی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) متعلقہ ایجنسیوں کی رپورٹ کے مطابق تحصیل ادینزی کے گاؤں شاہ عالم بابا/کمال خان میں بمورخہ 06-02-2009 کو ملٹری شیلنگ کی وجہ سے کل پانچ افراد شہید اور دو زخمی ہوئے ہیں جن کو معاوضہ حکومت کے مروجہ قانون کے مطابق دیا گیا ہے۔ وفات شدہ اور زخمیوں کی تفصیل بمعہ معاوضہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	سکنہ	کیفیت	معاوضہ
01	مسماۃ زبیر اختر صابر خان	گاؤں شاہ عالم بابا	وفات	100,000/- روپے
02	مسماۃ ذکیہ دختر بختہ	گاؤں شاہ عالم بابا	وفات	100,000/- روپے

03	مسماۃ زبیدہ دختر خوشنود	گاؤں شاہ عالم بابا	زخمی	50,000/- روپے
04	مسماۃ ناسیدہ دختر رحم داد	گاؤں شاہ عالم بابا کمال خان	زخمی	50,000/- روپے
05	یار مولا	گاؤں شاہ عالم بابا	وفات	100,000/- روپے
06	حمید اللہ	گاؤں شاہ عالم بابا	وفات	100,000/- روپے
07	والدہ حمید اللہ	گاؤں شاہ عالم بابا	وفات	100,000/- روپے

ضلع کوہاٹ کے گاؤں میرا ضغر کچی یونین کونسل استرزی کا واقعہ، ہشتنگردی کے واقعات کے متاثرین کو دی جانے والی امداد کے زمرے میں نہیں آتا۔ ملزمان پر مذکورہ واقعے کے نتیجے میں ایف آئی آر نمبر 316 بمورخہ 25-11-08 تھانہ استرزی ضلع کوہاٹ میں دفعہ نمبر 302,324,148,149,109 پی پی سی کے تحت درج ہوئی ہے نہ کہ انسداد، ہشتنگردی ایکٹ کے تحت۔ مذکورہ ایف آئی آر کی کاپی فراہم کی گئی، لہذا صوبائی حکومت کی پالیسی کی بناء پر معاوضے کی ادائیگی نہیں کی گئی تھی۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جی ہاں۔ ما جی دا تپوس کرے دے چہ یرہ ہلتہ پہ ضلع دیر کنبے جیت جہازونو بمباری کرے وہ، دوئی شیلنگ لیکلے دے، شیلنگ دھیلی کا پتر نہ کبری خو جیت جہازونو بمباری کرے وہ، پہ ہغے کنبے جی دا پینخہ کسان شہیدان شوی وو او دوہ پکنبے زخمیان وو، ہغوی تہ جی ایک ایک لاکھ روپی او دے زخمیانو تہ پچاس پچاس ہزار روپی گورنمنٹ ور کرے دی خو سی ایم صاحب دلته اعلان کرے وو جی، زما د سوات ملگری ناست دی چہ پہ دے واقعاتو کنبے شوک شہیدان شوی دی نو ہغوی تہ بہ مونر تین تین لاکھ روپی ور کوؤ خو دغہ عاجزانو تہ جی دا معاوضہ ملاؤ نہ شوہ، د سی ایم صاحب د واضح احکاماتو باوجود ہم لکہ جی د ایک لاکھ نہ ورتہ ہغہ سیوا نہ شوہ، ہغہ ایک ایک لاکھ روپی دی، د خہ کسانو ہغہ د تحصیلدار سرہ پرتے دی او خہ کسانو ترینہ Collect کرے دی او اغستے ئے دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے دہ جی چہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عاقل شاہ صاحب! اگر آپ لوگ ایسی منی اسمبلی بنادیں تو پھر ہم اس کی چھٹی کر دیتے ہیں پلیز ہم بھی نہیں سمجھ رہے ہیں کہ وہ کیا جواب دے رہے ہیں، نہ سوال کو سمجھتے ہیں پلیز۔ لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے دہ جی چہ دا چونکہ د زرے پالیسی د لاندے چہ کوم اماؤنٹ اناؤنس شوے وو، ہغہ کیتیگری کنبے راخی خو بہر حال خنگہ چہ دوئی اووئیل چہ یرہ چیف منسٹر صاحب پہ دیکنبے ہدایات کپی دی نوزہ بہ Personally I will look into it او دوئی بہ زہ کنبینوم جی د ہوم دیپارٹمنٹ سرہ او دا بہ نن انشاء اللہ We will sort out it.

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک دہ۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر! پہ دے سوال کنبے یو دویم جز دے چہ ہغہ د ضلع کواہت سرہ تعلق ساتی۔ د دے اسمبلی پہ اول ورخ چہ مونر حلف اوچتولو جی نو ہلتہ دہشت گرد راغلل او یو کلے ئے اوسزولو، پہ ہغے باندے قلب حسن صاحب، د دہ د حلقے خبرہ دہ، واک آؤت ئے ہم د اسمبلی نہ کرے وو، د ہغہ دہشت گردی واقعے تہ دوئی پہ ایف آئی آر کنبے د دشمنی رنگ ورکرو او ہغہ خلق دغہ شان پاتے شو۔ جی دیکنبے صرف یوہ خبرہ کومہ چہ د فوج یو سپاہی وو، دا د ہغہ ماماگان ووا ورشتہ دار ئے وو نو د ہغہ سپاہی پہ وجہ باندے لکہ د ہغہ ہغہ تول کسان شہیدان کرے شو او مزید دغہ بہ ئے ہغوی تاسو تہ پخپلہ بیان کری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلب حسن صاحب، پلیز۔

سید قلب حسن: شکریہ جی۔ جناب سپیکر صاحب، خنگہ چہ ڈاکٹر صاحب اووئیل چہ دا کہ تاسو تہ یاد وی، د اجلاس پہلا ورخ وہ، دیکنبے مونر واک آؤت ہم کرے وو، دا دہشت گردو پورہ یو کلے سوزولے وو او کافی کسان ئے ورکنبے شہیدان کری وو او پہ دے شی باندے ما واک آؤت ہم کرے وو۔ اوس پولیس ہغہ خانے کنبے د یو ذاتی دشمنی پرچہ کت کرے دہ، د ہغے د وجے نہ دے خلقو تہ، دا ہول غریب خلق دی او ہغے کنبے خہ امداد د دوئی سرہ اونہ شو نو زمونر گزارش دے چہ کہ دا کمیٹی تہ حوالہ کری او ہغہ د ورباندے Decision

اوکری چہ یرہ دا دہشت گردی پہ دغہ کبے شوے دہ، کہ دا معاملہ پہ ذاتی  
دغہ کبے شوے دہ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: زما پہ خیال دا خود گورنمنٹ کار دے چہ یرہ خپلہ پالیسی ور کول او  
بیا دا Determine کول چہ یرہ کوم خلق پہ خہ کبے راخی خو کبیبینو، د دوی دا  
پسکشن بہ اوکرو، مونز ہوم سیکرٹری صاحب سرہ یا نور چہ کوم د ہغوی ستیاف  
راغلے دے، دا بہ پہ خپلو کبے کہ خیر وی حل کرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب، تھیک دہ، د منسٹر صاحب سرہ بہ کبیبینمہ، حقیقت  
دا دے چہ دا دہشت گردی یوہ مسئلہ وہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، ان کے ساتھ ہوم سیکرٹری صاحب بھی ہونگے اور آپ ان کے ساتھ  
ڈسکس کر لیں۔

سید قلب حسن: تھیک شوہ، تھیک شوہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: Now next Question of Syed Qalb-e-Hassan  
Sahib, please your Question number?

Syed Qalb-e-Hassan: Sir, Question No. 1275.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1275 \_ سید قلب حسن: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایس ایچ او تھانہ جنگل خیل ضلع کوہاٹ نے مورخہ 14 ستمبر 2010 کی رات کو  
بغیر وردی کے ایک شادی کی تقریب میں چھاپہ مارا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایس ایچ او لوگوں کی جیبوں سے ایک لاکھ ستر ہزار نقد اور موبائل  
فون بھی ساتھ لے گئے ہیں اور پرچے میں رقم کم درج کی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ پرچے میں ایک مفروضہ ذکر کیا گیا ہے کہ موقع سے بھاگ گیا ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ جس شادی میں پولیس نے چھاپہ مارا وہ ایک سابقہ جنرل کونسلر کا گھر تھا؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سیلاب کے سروے میں مذکورہ جنرل کو نسلر اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا رہا ہے اور پورے کوہاٹ میں فوڈ پیسج متعلقہ ایم پی اے کا تقسیم کرتا رہا ہے، نیز ان پر جو دفعات لگائی گئی ہیں، کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں، مورخہ -09-15 2010 کوہاٹ 12:05 بجے رات مخبر نے ایس ایچ او جنگل خیل کو اطلاع دی کہ ملزم اشتہاری بہادر خان عرف پتے ولد امان اللہ سنہ جنگل خیل جو کہ پولیس کو پانچ سنگین مقدمات، جس میں قتل، اقدام قتل، بھک سے اڑ جانے والے مادے، اسلحہ رکھنے میں مطلوب ہے، حجرہ ازن نوشاد ولد سلطان جان واقع چارباغ میں موجود ہے۔ اسی اطلاع پر ایس ایچ او جنگل خیل نے بمعہ نفری حسب ضابطہ چھاپہ مارا لیکن ملزم عدم موجود پایا۔

(ب) جی نہیں، بوقت چھاپہ ایس ایچ او جنگل خیل نے دس افراد کو رنگے ہاتھوں قمار بازی کھیلنے ہوئے غیر قانونی اسلحہ و منشیات رکھنے اور دھوکہ دہی کے الزام میں گرفتار کر کے داؤ پر لگی ہوئی رقم و جامہ تلاشی سے کل رقم مبلغ 26234 روپے اور 08 موبائل برآمد کر کے بروئے فرد قبضہ پولیس میں کئے۔  
(جی) اگرچہ ایف آئی آر میں ملزم اشتہاری کا ذکر کیا گیا ہے لیکن بوقت چھاپہ عدم موجود پایا گیا۔  
(د) جی نہیں، چھاپہ کی جگہ حجرہ نوشاد خان ولد سلطان جان ہے نہ کہ ان کی رہائش گاہ۔

(ھ) جہاں تک جنرل کو نسلر نوشاد ولد سلطان جان کا ذکر کیا ہے تو وہ مقدمہ علت نمبر 515 مورخہ -15-09-2010 جرم 6/5/4 قمار بازی ایکٹ 13 آرمز آرڈیننس 4 پی او 427,188,419 تھانہ جنگل خیل میں چارج کیا گیا ہے اور جناب قلب حسن صاحب ایم پی اے کے ساتھ پھرتا ہے لیکن نوشاد کا سیلاب سروے اور فوڈ پیسج تقسیم کرنے کے بارے میں علم نہیں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question?

Syed Qalb-e-Hassan: Yes Sir.

Mr. Deputy Speaker: Please.

سید قلب حسن: سپیکر صاحب، د دے کوئسچن دا Answer بہ تا سو Read کرے ہم وی، دیکھنے سر، پولیس۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مرید کاظم صاحب! مرید کاظم صاحب، پلیز کافی دنوں کے بعد بھی آئے ہیں اور پلیز۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، دیکہنے یو سوشل ورکر وو، نوشاد د ہغہ نوم وو او دوہ ځلہ ہغہ جنرل کونسلر ہم پاتے شوے دے، د ہغہ پہ کور باندے ئے چہاپہ وھلے دہ او دیکہنے کہ تاسو او گورئی، دا ډیره یوہ آسانہ خبرہ وی چہ پولیس چہاپہ اووہی، خلق اونیسے او ورکہنے ئے لیکلی دی چہ دلته کبہے مفرور وو خو چہ کلہ چہاپہ دوئی اووہلہ نو مفرور نہ وو، ہلتہ ئے خلق Arrest کړل چہ پہ ہغوی کبہے د ہغوی Guests وو، د ہغوی بے عزتی ئے او کړلہ او پہ ہغے کبہے بیا دا او گورئی، تاسو ورکہنے او گورئی کنہ جی چہ دا ډیره یو آسانہ طریقہ وی چہ جواری ئے کولہ، پیسے برآمد شوے، دلته پیسے لیکلی -/26234 روپی او حقیقت دا دے چہ ایک لاکھ ستر ہزار روپی دوئی د ہغہ میلمنو نہ او د ہغہ کور د مالکانو د جیب نہ اغستے دی او موبائل فون ہم دوئی برآمد کړی دی۔ ما تہ د منسٹر صاحب دا جواب را کړی چہ یرہ موبائل فون، دا څہ دغہ دے، د دے څہ دغہ دے چہ کومہ کھاتہ کبہے ئے دا، یعنی دا Illegal شے دے یا څہ دے؟ سر زما ریکویسٹ دیکہنے دا دے چہ دیکہنے ما یوہ انکوائری ہم ور باندے کړے دہ، انکوائری کوی پولیس والا، ہغہ د خپل پیتی بند ورونرو حفاظت کوی۔ زما دیکہنے صرف دا ریکویسٹ دے چہ د دے د جوڈیشل انکوائری اوشی او چہ د دے شی پتہ اولگی چہ ولے یو پولیس افسر د یو عزت دارہ سپری پہ کور باندے ورخی او د ہغہ میلمانہ بے عزتہ کوی، خلق نیسی او د ہغہ خلقو بے عزتی کوی؟ بس سر زما صرف ریکویسٹ دے منسٹر صاحب تہ چہ پہ دیکہنے د جوڈیشل انکوائری او کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: داسے دہ جی چہ تقریباً زما پہ خپلہ حلقہ کبہے، زمونږ پہ خپل ډسٹرکٹ کبہے داسے مختلف واقعات راخی، خلق وائی چہ یرہ پولیس پہ مونږ باندے چہاپہ اووہلہ او زمونږ نہ ئے دومرہ اسلحہ یورہ او زمونږ نہ ئے دومرہ پیسے یورلے خو بیا چہ کلہ وروستو حقیقت را اوخی نو بیا پکبہے څہ نہ څہ Misconception of facts وی۔ بہر حال زہ دغے تہ بہ نہ څمہ، کوم کوم څیزونہ چہ 'ریکور' شوی دی، دا خو مال مقدمہ دہ، دا بہ ترائیل کپری، بیا بہ عدالت دا Determine کوی چہ یرہ دا چہاپہ تھیک وہ کہ نہ وہ؟ دا موبائل فون ئے چہ

اغستے دے، د دے د پارہ بہ ئے کرے وی I don't know خو I am just assuming چہ ہغے کبے بہ خہ نمبرے وی، ہغہ نمبرے بہ دوئی Trace کوی، نور بہ داسے دغہ وی نو دا خودے وخت کبے کیس پراپرتی دە او دا بہ I don't know چہ یرہ کومے مرحلے کبے دے، چہ یرہ چالان داخل شوے دے کہ نہ دے داخل شوے؟ خو د دوئی د تسلئ د پارہ جوڈیشل، اوس جوڈیشری جی ڀیرہ Independent دە او داسے عام دغہ کبے ئے مونر نہ شور اغوبنتے، خدائے مہ کرہ کہ چرتہ ہائی پروفائل خہ Murder یا داسے خہ بل کیس اوشو نو ہغے کبے خلق بیا جوڈیشل انکوائری کوی خو کہ د دوئی خواہش وی نو مونر ہوم ڀیپارٹمنٹ، چونکہ ہغہ پولیس تہ یو بیل سول ایڈمنسٹریشن وی، ہغوی یا د بلے محکمے یو افسر بہ پہ دیکبے تعینات کرو او چیف منسٹر صاحب تہ بہ ریکویسٹ او کرو او دا دغہ شان کہ وائی نو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلب حسن خان! تھیک دہ؟

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، زما مقصد دا نہ دے، دا کومے واقعے چہ کیبری دا پہ Daily basis باندے کیبری او مختلف علاقو کبے کیبری خو کہ یو کیس مونر پہ جوڈیشل باندے او کرو، دغہ انکوائری اوشی او ہغہ حقیقت معلوم شی نو آئندہ بہ یو پولیس ہم دا حرکت نہ کوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گورہ ہغوی تاسو تہ جواب در کرو چہ مونر بہ پہ دیکبے نور Independent officers، د ایڈمنسٹریشن نہ بہ شوک مقرر کرو نو تھیک نہ دہ؟

سید قلب حسن: او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک دہ کنہ؟

سید قلب حسن: سر، تھیک دہ، کہ منسٹر صاحب بیا دغہ کوی نو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایڈمنسٹریشن، لکہ تاسو خو دا او وئیل چہ یرہ چونکہ دا Inquiry is going to be conducted by the police او ستاسو پہ ہغوی باندے اعتماد نشتہ For one reason or another، اوس ہغوی دا او وئیل چہ Instead of



Judicial Committee Inquiry مونر بہ دا اید منسٹیریشن، نو اید منسٹیریشن ہم

بدہ خبرہ نہ دہ، مطلب دا دے چہ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: تھیک شوہ۔

وزیر قانون: تھیک شوہ جی۔

سید قلب حسن: تھیک شوہ جی، تھیک شوہ۔

Mr. Deputy Speaker: Not pressed. Next Question, Syed Qalb-e-Hassan, please your Question number?

Syed Qalb-e-Hassan: 1276.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1276 \_ سید قلب حسن: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پولیس کے افسران صوبے کے مختلف تھانوں کے ڈی ایس پیز اور ایس ایچ اوز

کو اپنی کارکردگی بڑھانے کیلئے ٹارگٹ دیتے ہیں، جس میں اسلحہ، کارتوس اور منشیات شامل ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ تھانے کا عملہ اپنی 'ریکوری' دکھانے کیلئے پولیس افسران کو دو نمبر

کلاشنکوف اور کارتوس دکھانے پر مجبور ہیں، جس کی وجہ سے مذکورہ افسران شدید ذہنی تناؤ کا شکار ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع کوہاٹ میں گزشتہ تین سالوں میں جو

'ریکوری' کی گئی ہے، اس کی ماہانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جواب نفی میں ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

سید قلب حسن: جی سپیکر صاحب، دا دوئی چہ کوم جوابات ما تہ راکری دی، د

تارگتس پہ حوالے سرہ چہ ما کوئسچنز کری دی او دیکبے دوئی تول جوابات پہ

نفی کبے راکری دی۔ ما سرہ دا د پولیس محکمے یو ریکارڈ دے، دا سرتاسو

تہ زہ دراستومہ، کہ دا تاسو خالی او گوری نو دھے نہ بعد بہ تاسو دا جواب

پخپله ما ته را کړئ چه دیکبڼے څه جواب پکار دے ؟ سر، زه دا ریکویسټ کوم چه دا کونسلچن یو دوی د اسمبلئ مذاق کنړلے دے، دا د پریویلیج کمیټئ ته حواله شی۔ تاسو د هغوی دا ریکارډ او گورئ چه باقاعدگئ سره ټارگټ ورکوی، ما ته د دے Philosophy پته نه لگی چه یره پولیس ته د څه شی ټارگټ ورکوی چه ته به پچاس کلاشنکوف پیدا کوی، پانچ سو به کارتوس پیدا کوی، دس کلو به ته چرس پیدا کوی، نو سر، پولیس افسران ډیر په ټینشن کبڼے دی۔ سر، نن سبا تاسو په دره کبڼے پته او کړئ، دره کبڼے جعلی اسلحه نه ملاویری، دو نمبر اسلحه هغوی وائی چه دا زمونږ نه ټول پولیس والا اخلی، په دو ډهائی هزار روپی باندے کلاشنکوف هغوی د درے نه واخلی، هلته کبڼے به ئے جمع کړی چه دا مونږ 'ریکور' کړه او په هغے کبڼے بے گناه خلق هم دوی گرفتار کړی، دا تاسو او گورئ سر، دیکبڼے بیا تاسو۔۔۔۔۔

(معزز کن اسمبلئ کا محکمہ پولیس کے بارے میں مذکورہ ریکارڈ وزیر قانون کے حوالے کیا گیا)

سید قلب حسن: دا سر، یواځے کوهاټ کبڼے نه دے، دا په ټولو علاقو کبڼے دغه پرابلم شروع دے او۔۔۔۔۔

جناب ڈپټی سپیکر: لاء منسټر صاحب! دیکبڼے لږ Contradiction دے، لکه دیکبڼے دوی دا وائی چه "جی نہیں" فرست، او دیکبڼے باقاعدہ مطلب دا دے ټارگټ ئے ورکړے دے چه یره دا دا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: داسے ده جی چه ډیر داسے خبرے وی چه دلته ډاکومنټس خلق On the spot پیش کړی څه فیکس کاپی وی Basically۔ دا بله ورځ دلته ډاکټر ذاکر الله صاحب یو خبره او کړه سپیکر صاحب ته چه یره دا In written زه دغه کومه، Deny کوم، دا دوی چه څه خبره او کړه، دا داسے غلطه نه ده، خیر د دوی سره چه مونږ بهر کبڼیناستو نو هغه د پی ډی ایم اے په حواله باندے دوی څه خبره کوله، هغه Basically د لوکل گورنمنټ ایشو او ختله نو هغه بیا دوی مونږه Satisfy کړل چه یره د دے سره د هغے څه تعلق نشته، نو دا یو فیکس کاپی ده، دا به کتل غواری، مطلب دا دے چه Is it authentic or not؟ او نن سبا چه زمونږ د پولیس کوم چیف راغله دے، هغه خو ډیر پروفیشنل سرے دے او ډیر

I assure you نو وی ہم چرتہ شوے چر تہ شوے نو وی نو I assure you نو وی ہم چرتہ شوے چر تہ شوے نو وی نو I assure you نو وی ہم چرتہ شوے چر تہ شوے نو وی نو I assure you نو وی ہم چرتہ شوے چر تہ شوے نو وی نو I assure you نو وی ہم چرتہ شوے چر تہ شوے نو وی نو

سخت سپرے دے ، کہ دغہ تاپ کارروائی چرتہ شوے ہم وی نو I assure you نو وی ہم چرتہ شوے چر تہ شوے نو وی نو I assure you نو وی ہم چرتہ شوے چر تہ شوے نو وی نو I assure you نو وی ہم چرتہ شوے چر تہ شوے نو وی نو I assure you نو وی ہم چرتہ شوے چر تہ شوے نو وی نو

چہ یرہ He will take it ہغہ To an extant چہ دا سپرے بہ بیا پورہ دغہ بہ وی۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب! زما دے سوال چہ کوم مقصد دے کنہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Listen to me please، زما خبرہ واورہ تہ۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: جی سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: داسے بہ اوکرو چہ دا کوئسچن بہ پینڈنگ اوساتو For two days and let him verify from the concerned department that this True کہ چرے form as provide by you, the copy, is it true or false? وی ، because it is the breach of privilege Then we will take action, because it is the breach of privilege of this august House, not only of a Member but it is a breach of privilege of this honourable House، پھر ہم ایکشن لیں گے، ٹھیک ہے؟

سید قلب حسن: ٹھیک ہے۔

Mr. Deputy Speaker: This Question is kept pending for two days for the report.

(نوٹ): پینڈنگ شدہ سوال نمبر 1276 ضمیمہ پر ملاحظہ ہو۔

Mr. Deputy Speaker: Next Question: Naseer Muhammad Khan, not present.

Ms. Noor Sahar: Speaker Sahib! Point of order.

Mr. Deputy Speaker: Sit down. Next Question, Naseer Muhammad, Naseer Muhammad Khan, not present. The next one, last Question of Syed Qualb-e-Hassin, please yours Question number?

سید قلب حسن: سر کوئسچن نمبر دے 1286۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

\* 1286 سید قلب حسن: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کواٹ کے مختلف تھانوں میں گزشتہ سال چوری اور دوسرے جرائم کے مقدمات درج ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ چوری میں ملوث افراد کی گرفتاری بھی ہوئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ایک سال میں کتنے مفرور گرفتار ہوئے، ان کی ضلع کی سطح پر مختلف تھانوں کی تفصیل بتائی جائے، نیز کتنے چوروں اور ڈاکوں کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کے مختلف تھانوں میں گزشتہ سال، قتل، اقدام قتل، ابڈکشن، اغوا بیگی، اسلٹ ان پولیس، راہ زنی، لقب زنی، چوری، کار لفٹنگ، کار سنچنگ اور دوسرے جرائم کے 445 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ (ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) ضلع کوہاٹ کے مختلف تھانوں میں 536 مفروران گرفتار ہوئے ہیں اور اسی طرح ضلع کوہاٹ کے مختلف تھانوں میں 106 چوروں اور ڈاکوؤں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Any supplementary question, please?

سید قلب حسن: یس سر۔ سر، دیکھتے دوئی چہ پہ دے (ج) کبے کوم جواب را کرے دے چہ "ضلع کوہاٹ کے مختلف تھانوں میں 536 مفروران گرفتار ہوئے" دے سرہ زہ اتفاق نہ کومہ، دا دوئی غلط بیانی کرے دے، 536 مفروران صرف پہ کوہاٹ کبے، نو دے مطلب دا دے چہ دا خو یر خطرناک غوندے صورت حال دے۔۔۔۔۔ جناب ڈپٹی سپیکر: لاء مسٹر صاحب، پلیز۔

سید قلب حسن: او دا یرہ بنہ کار کردگی ہم دے چہ 536 مفروران، خوزہ وایم چہ کہ دا کمیٹی تہ حوالہ شی نو پتہ بہ ئے اولگی چہ 536 مفروران پہ کوم جیل کبے دی او چرتہ لارل؟

وزیر قانون: I believe تا سو تہ بہ ہغہ، خکہ چہ نورھاؤس تہ کاپیز تہول نہ وی ملاؤ شوی خو تا سو تہ پکار دے چہ دوئی کاپی Provide کوی خکہ چہ اسمبلی تہ بہ کاپی ور کرے شوی وی چہ کوم کوم کسان گرفتار شوی دی، کوم مفروران؟ او بل دا دے جی چہ کوم جواب راغلی دے، دا In writing راغلی دے د گورنمنٹ د اړخ نہ، دیو یر تہمنت نہ راغلی دے او پورہ نومونہ دی پکبے نوزہ نہ پوہیریم چہ ولے دوئی پہ دے بانڈے شک کوی؟

سید قلب حسن: سر، دیکھنے ما ترینہ ڈیٹیلز غوبنتی دی چہ "مختلف تھانوں کی تفصیل بتائی جائے" ما سرہ تفصیل نشتہ، دیکھنے تفصیل نشتہ نوزہ دا وایم چہ دا کوم 536 مفروان دوئی وائی چہ مونر گرفتار کری دی، ددے سرہ زہ اتفاق نہ کومہ۔  
وزیر قانون: دا بہ جی مونر بہ ورلہ مکمل تفصیلات ور کرو، پولیس بہ را کری۔  
سید قلب حسن: سر! کہ دا کوئسچن ہم تاسو پینڈنگ کری Next دغہ تہ، کہ ما تہ تفصیل تاسو را کرو۔۔۔۔۔

وزیر قانون: تاسو تہ بہ مونر در کرو جی، تاسو تہ بہ مکمل تفصیل در کرو جی۔  
جناب ڈپٹی سپیکر: ارشد صاحب! دا کوم فگرز مطلب دے Mention شوی دی، ددے تفصیل ورلہ ور کری، تھیک شوہ؟  
وزیر قانون: بالکل بہ ورلہ ور کرو جی، مہربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

- 1074 \_ جناب محمد علی خان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
- (الف) آیا یہ درست ہے کہ شہقدر میں فرنٹیئر کانسٹیبلری کا ٹریننگ سنٹر موجود ہے؛
- (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سنٹر میں دوسرے اداروں / محکموں کے اہلکاروں کو بھی ٹریننگ دی جاتی ہے؛
- (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹریننگ سنٹر ایک بڑے وسیع قلعہ میں قائم ہے؛
- (د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
- (i) یہ ٹریننگ سنٹر کتنے رقبے پر قائم ہے؛
- (ii) محکمہ مال کے کاغذات / ریکارڈ میں کتنا رقبہ فرنٹیئر کانسٹیبلری کے نام پر ہے؛
- (iii) فرنٹیئر کانسٹیبلری کے زیر قبضہ کتنی زمین ہے اور کس حلقہ پٹوار میں ہے؛
- (iv) جو جائیداد فرنٹیئر کانسٹیبلری کی نہیں ہے اور اس پر ان کا قبضہ ہے، کس کس ادارے و افراد کے نام پر ہے؛

(v) آیا حکومت خیبر پختونخوا فرنٹیر کانسٹیبلری سے مذکورہ زمین خالی کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، جس پر فرنٹیر کانسٹیبلری نے زبردستی قبضہ کر رکھا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، ماضی میں موٹروے پولیس اور پاکستان ریلوے پولیس کو بھی اس سنٹر میں ٹریننگ دی گئی تھی۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (i) فرنٹیر کانسٹیبلری کی رپورٹ کے مطابق اس ٹریننگ سنٹر کا رقبہ 387 کنال اور 14 مرلہ ہے، جس میں دفاتر، ہسپتال، بیرکس، گراؤنڈ، باغ اور رہائشی کوارٹرز وغیرہ موجود ہیں۔

(ii) ڈی سی او چارسدہ کی رپورٹ کے مطابق محکمہ مال کے ریکارڈ میں فرنٹیر کانسٹیبلری شہقدر کے نام رقبہ تعدادی 366 کنال اور ساڑھے نو مرلے کا اندراج ہے جبکہ فرنٹیر کانسٹیبلری کی رپورٹ کے مطابق ریونیو ریکارڈ فر د 1982ء میں 387 کنال اور 14 مرلہ زمین ایف سی شہقدر کے نام پر ہے۔ 1989ء کے دوران صوبائی حکومت محکمہ ریونیو نے ایف سی کی مرضی اور وفاقی حکومت کی اجازت کے بغیر چٹھی نمبر 23540 مورخہ 19-11-1989 کے ذریعے ان 387 کنال اور 14 مرلہ زمین میں سے 66 کنال زمین ڈپٹی کمشنر چارسدہ کے نام منتقل کی تھی مگر یہ زمین بدستور ایف سی شہقدر کے پاس ہے۔

(iii) فرنٹیر کانسٹیبلری کی رپورٹ کے مطابق 387 کنال 14 مرلہ زمین ایف سی شہقدر کے پاس ہے اور یہ حلقہ پٹوار موضع شہقدر پنچ پاؤ کے پاس ہے جبکہ بمطابق رپورٹ ڈی سی او چارسدہ فرنٹیر کانسٹیبلری کے زیر قبضہ اراضی تعدادی 366 کنال اور ساڑھے نو مرلہ ہے۔ موضع قلعہ شہقدر تعدادی 353 کنال 8 مرلہ اور موضع پنچ پاؤ تعدادی 13 کنال ڈیڑھ مرلہ پر مشتمل ہے۔

(iv) فرنٹیر کانسٹیبلری کا جواب نفی میں ہے جبکہ ڈی سی او چارسدہ کی رپورٹ کے مطابق 66 کنال زمین ڈپٹی کمشنر چارسدہ کے نام منتقل شدہ ہے لیکن موقع پر قبضہ اب بھی فرنٹیر کانسٹیبلری کے پاس ہے۔

(v) صوبائی حکومت نے اس سلسلہ میں ایک انکوائری کمیٹی بنائی ہے جو جناب بادشاہ گل وزیر سیکرٹری قانون اور جناب افسر خان (افسر بکار خاص) پر مشتمل ہے۔ انکوائری کمیٹی نے باقاعدہ کام شروع کیا ہے، جس کی رپورٹ تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔

1076\_ جناب عبدالستار خان: کیا وزیر جیلخانہ جات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ خیبر پختونخوا محکمہ جیلخانہ جات کے تمام ملازمین کو تنخواہیں دیتی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کے جیلخانہ جات کے ملازمین کی تنخواہیں پنجاب جیلخانہ جات کے ملازمین کی تنخواہوں سے کم ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ریگولر پولیس صوبہ خیبر پختونخوا کی تنخواہیں بھی محکمہ جیلخانہ جات کے ملازمین سے زیادہ ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبہ کے محکمہ جیلخانہ جات ور یگولر پولیس اور پنجاب جیلخانہ جات کے ملازمین کی تنخواہوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے، نیز حکومت جیلخانہ جات ملازمین کی تنخواہیں پنجاب جیلخانہ جات ملازمین کے برابر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) صوبہ کے محکمہ جیلخانہ جات ور یگولر پولیس اور پنجاب جیلخانہ جات کے ملازمین کی تنخواہوں میں فرق درج ذیل ہے:

تقابلی جائزہ بابت الاؤنسز محکمہ ریگولر پولیس و جیلخانہ جات صوبہ پنجاب و محکمہ جیلخانہ جات خیبر پختونخوا

نم بر شمار	الاؤنسز	ریگولر پولیس (خیبر پختونخوا)	محکمہ جیلخانہ جات پنجاب	محکمہ جیلخانہ جات خیبر پختونخوا

01	راشن الاؤنس	681 روپے ماہانہ	1000 روپے ماہانہ	681 روپے ماہانہ
02	واشنگ الاؤنس	100 روپے ماہانہ	100 روپے ماہانہ	نہیں ہے
03	رسک / جیل الاؤنس	ایک بنیادی تنخواہ ماہانہ	ایک بنیادی تنخواہ ماہانہ	نہیں ہے

محکمہ جیلخانہ جات ملازمین کی تنخواہیں پنجاب جیلخانہ جات کے ملازمین کے برابر کرنے کی تجویز صوبائی حکومت کے زیر غور ہے۔

1153 \_ محترمہ نور سحر: کیا وزیر قانون ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ داخلہ صوبے میں بیرون ملک سے آنے والے مہمانوں کا اندراج کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں 09-2008 اور 10-2009 کے دوران صوبے میں کل کتنے غیر ملکی آئے ہیں اور کتنا عرصہ کس کام کی غرض سے قیام کیا اور تاحال کتنے افراد قیام پذیر ہیں، تمام ممالک کے افراد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبہ خیبر پختونخوا کے ہر ضلعی پولیس دفتر میں غیر ملکیوں کے اندراج کیلئے ایک فارن سیکشن ہوتا ہے، جہاں پر ان کی آمد و رفت کے متعلق اندراج کیا جاتا ہے۔ سپیشل برانچ خیبر پختونخوا کے ہیڈ کوارٹر میں بھی ایک فارن برانچ قائم ہے، جہاں پر غیر ملکیوں کی آمد و رفت کا اندراج کیا جاتا ہے جبکہ گزشتہ دو سالوں کے دوران صوبہ خیبر پختونخوا میں آئے ہوئے غیر ملکی افراد کی تفصیل فراہم کی گئی۔

1157 \_ محترمہ نور سحر: کیا وزیر قانون ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایسے قوانین موجود ہیں جن کو صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقوں پاناکت وسعت نہیں دی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پاناکت قوانین کی توسیع نہ ہونے کی وجہ سے عوام مذکورہ قوانین سے مستفید نہیں ہو سکتے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قوانین کو ریگولیشن ایکٹ کے تحت پاناکت وسعت دی جاسکتی ہے؛



(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ قوانین کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت مذکورہ قوانین کو پائاتک وسعت دینے کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟  
 بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ جواب ہذا کے ساتھ منسلکہ فہرست میں درج قوانین کے علاوہ باقی تمام قوانین کو پائاتک وسعت نہیں دی گئی ہے کیونکہ پائامیں قوانین کو ضرورت کی بنیاد پر وسعت دی جاتی ہے اور آئین کے آرٹیکل 247 ذیلی دفعہ (3) کے تحت گورنر صوبہ خیبر پختونخوا کی سفارش پر صدر پاکستان کی منظوری کے بعد ہی کسی قانون کو پائاتک وسعت دی جاسکتی ہے۔

(ب) بعض ایسے قوانین ہیں جن کو پائامیں معروضی حالات (Peculiar Condition) کی وجہ سے وسعت نہیں دی گئی، البتہ ضرورت اور متعلقہ حکام / ارکان اسمبلی کے مطالبے پر کسی بھی قانون کو پائاتک وسعت دی جاسکتی ہے۔

(ج) پائامیں تمام قوانین کو آئین کے مطابق گورنر صوبہ خیبر پختونخوا کی سفارش پر صدر پاکستان کی منظوری کے بعد وسعت دی جاتی ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ منسلکہ فہرست کے علاوہ تمام قوانین پائامیں نافذ العمل نہیں ہیں، صوبائی حکومت وقتاً فوقتاً قوانین کو ضرورت کے مطابق نافذ کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

1214 \_ جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس کیلئے ہر سال فنڈ مختص کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 2008 سے لیکر تاحال محکمہ پولیس کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے اور کہاں کہاں خرچ کیا گیا ہے، سالانہ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ فنڈ سے جو ہتھیار خریدے گئے ہیں، اس کی تفصیل اور وضع کردہ طریقہ کار بتایا جائے، نیز کتنی فرموں نے ٹینڈرز میں حصہ لیا ہے؛

(iii) کم بولی دینے والوں کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے؛

(iv) آیا خریدے ہوئے ہتھیاروں میں نقائص / خرابیاں پائی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس کیلئے ہر سال فنڈ مختص کیا جاتا ہے۔

(ب) (i) محکمہ پولیس کو 2008-09 اور 2009-10 میں اسلحہ کی خریداری کیلئے مندرجہ ذیل فنڈ دیا گیا:

مختص رقم	مالی سال
835.352 ملین	2008-09
2826.243 ملین	2009-10

(ii) محکمہ پولیس نے گزشتہ دو سالوں یعنی 2008-09 اور 2009-10 کے دوران جو ہلکے اور بھاری ہتھیار خریدے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(iii) کم بولی دینے والی فرموں کو نظر انداز نہیں کیا گیا، البتہ جن فرموں کی اشیاء غیر معیاری پائی گئی ہیں، ان فرموں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ کم دام پر معیار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے، اسلئے محکمہ پولیس نے معیاری چیزیں خریدی ہیں، خواہ ان کی قیمت کم ہو یا زیادہ۔

(iv) جی نہیں، تمام سپلائی شدہ اسلحہ معیاری ہے اور خریدے گئے اسلحہ میں ابھی تک کسی قسم کا نقص نہیں پایا گیا اور نہ ہی کسی یونٹ سے کوئی شکایات موصول ہوئی ہے۔

1283\_ جناب نصیر محمد میدا خیل: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں سال 2009-10 میں لیوی فورس کی بھرتی ہوئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کتنے افراد بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے نام و پتہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) بھرتی کس مقصد کیلئے کی گئی، نیز بھرتی کا معیار کیا رکھا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ بھرتی میں ممبران صوبائی اسمبلی کو کوٹہ دیا گیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iv) مذکورہ بھرتی کس کی سفارش پر کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) کل 85 افراد بھرتی کئے گئے ہیں جن کے نام اور پتوں کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) بھرتی ضلع بھر میں امن وامان برقرار رکھنے کیلئے کی گئی ہے۔ بھرتی کا معیار وفاقی حکومت کی طرف سے وضع کردہ قاعدے کے عین مطابق رکھا گیا ہے، وفاقی حکومت کی رہنما ہدایات بذریعہ مراسلہ No.F.4(5)-LK/2008 dated Islamabad, the 26<sup>th</sup> January, 2010 ملاحظہ کی گئیں۔

(iii) وفاقی حکومت کی وضع کردہ رہنما ہدایات میں ایسی کوئی وضاحت نہیں کی گئی تھی جس میں ممبران اسمبلی کو کوئی کوٹہ دینے کا ذکر کیا گیا ہو۔

(iv) وفاقی حکومت کی طرف سے وضع کردہ رہنما ہدایات کی روشنی میں تمام بھرتی میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

1284 \_ جناب نصیر محمد میداد خیل: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کئی مروت کے ایف آر میں سال 2009-10 میں لیوی فورس کی بھرتی ہوئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا مذکورہ بھرتی میں بندوبستی علاقے میں آباد نیٹنی قوم کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، نیز نیٹنی قوم کی کن شاخوں سے بھرتی کی گئی ہے؛

(ii) مذکورہ بھرتی کیلئے حکومت کی جانب سے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے، بھرتی شدہ افراد کی لسٹ بمعہ تعلیمی معیار فراہم کی جائے؛

(iii) آیا مذکورہ بھرتی کوٹہ سسٹم کے مطابق یا دوسرے طریقہ کار کے مطابق کی گئی ہے، وضاحت کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) ضلع کئی مروت کے ایف آر میں سال 2009-10 میں لیوی فورس کی کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

(ب) (i) جواب نفی میں ہے۔

(ii) جواب نفی میں ہے۔

(iii) جواب نفی میں ہے۔

### مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Now Item No. 5. 'Previlige Motions': Mr. Atif-ur-Rehman, honorable MPA, to please move his privilege motion in the House. Atif-ur-Rehman, please.

جناب عطیف الرحمان: ڈیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 09-02-2011 کو زکوٰۃ کوارٹرز حیات آباد فیئر تھری میں جلسہ عام کیلئے وقت دیا تھا اور میں نے ڈی جی پی ڈی اے قاضی لیسن کو فون کیا کہ پی ڈی اے کے متعلقہ اہلکار بمقام حیات آباد فیئر تھری زکوٰۃ کوارٹرز بھیج دیں، کیونکہ میں نے منتظمین جلسہ سے وعدہ کیا ہے، انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ مقررہ وقت پر متعلقہ اہلکار موجود ہونگے لیکن جب میں فیئر تھری زکوٰۃ کوارٹرز پہنچا تو بغیر کوئی وجہ بتائے موقع پر پی ڈی اے کا کوئی اہلکار موجود نہ تھا، جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، پرون ہلتہ کبنے جی زموںبرہ یو عوامی Gathering و اوپہ ہغے کبنے زہ Invite شوے وومہ او د ہغہ خائے د علاقے د خلقو ڈیر لوکل ورمے ورمے مسئلے وے، چونکہ ما ڈی جی پی ڈی اے صاحب تہ وینا کرے وہ چہ بھی تاسو ہلتہ کبنے د خپل ڈیپارٹمنٹ کسان راواستوئی، مالہ ئے یقین دہانی را کرہ چہ یرہ بھی زہ بہ د ہغہ خائے کسان تاسو تہ درواستوم، زموںبرہ چہ کومہ عملہ دہ، ہغہ بہ درتہ موںبرہ درواستوؤ۔ سپیکر صاحب، ہلتہ کبنے ڈیرہ غتہ جلسہ وہ حالانکہ موںبرہ د ہغہ خلقو سرہ Commitment ہم کرے و وچہ یرہ د پی ڈی اے اہلکار بہ ٲول راخی نو تاسو مہربانی او کرئی چہ ستاسو خہ مسائل وی چہ ہغہ درتہ موںبرہ بروقت حل کرو خو چونکہ قصداً عمدائے ہغہ خائے تہ شوک راوانستول، لہذا زما دا پریویلیج موشن متعلقہ کمیٹی تہ حوالہ کرئی جی۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: واجد علی خان۔

وزیر ماحولیات: محترم سپیکر صاحب، ما خو پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے دا خبرہ کولہ چہ یرہ پہ مردان کبنے ڊیرہ افسوس ناکہ واقعہ شوے دہ او یو بم بلاسٹ شوے دے چہ پہ ہغے کبنے خلق شہیدان شوے دی نو ما وئیل چہ د ہغوی د پارہ دعا او کړی جی۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب! پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے خبرہ کول غوارمہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنہ جی چہ دا Dispose of کرو نو بیا د دے نہ پس۔۔۔۔۔

جناب احمد خان بہادر: زما حلقہ دہ سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء مسٹر صاحب، پلیز۔۔۔۔۔

جناب احمد خان بہادر: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد۔

وزیر قانون: ترخو پورے چہ جی د دوی خبرہ دہ د پی ڊی اے سرہ نو دا بہ ڊیرہ بنہ وی چہ We should hear both the sides او بنہ بہ دا وی چہ دوی پریویلیج موشن موؤ کړی او بیا بہ جواب ہم د ڊیپارٹمنٹ راشی نو ہغہ وخت کبنے بہ بیا Determine شی چہ یرہ Facts خہ دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو دا دے کنہ؟

وزیر قانون: مونر سرہ خو سر، کاپی نشته، کاپی نشته جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنہ نو دا بینڈنگ او ساتو؟

وزیر قانون: او جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ، چونکہ عطیف الرحمان صاحب! مونرہ دا پہ ایمرجنسی Emergency basis باندے اغستے دے او د دے کاپی د قانون مطابق ڊیپارٹمنٹ تہ نہ دہ تلے نو د دے د پارہ آنریبل منسٹر صاحب پہ دے پوزیشن کبنے نہ دے چہ ہغوی ستاسو د خبرے جواب درکړی، وضاحت

After two days, it will be taken، لہذا دا مونر د دوہ ورخو د پارہ پینڈنگ کوؤ، تہیک شوہ۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب! پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے خبرہ کول غوارمہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں، ابھی ایک Dispose of تو ہو جائے نا، A matter is before of the House، ابھی تو یہ Dispose of نہیں ہوا ہے نا، تہیک دہ؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر، زہ یو دوہ خبرے کول غوارمہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رحیم داد خان! دوہ منتہ خبرے کول، رحیم داد خان، اوس Already یو Matter is before of the House چہ ہغہ Dispose of کرو، د ہغے نہ پس تا سو چہ خہ وایی، ہغہ ٹائم بہ در کومہ در لہ خودا Matter dispose کرو of خکہ پریویلیج ہغہ راوستے دے۔ Your privilege motion is kept pending for two days and we will take it after two days, when the copy of this motion is sent to the department concerned, okay.

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: رحیم داد خان! پلیز۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں عطیف الرحمان صاحب۔ رحیم داد خان، پلیز۔

پنجاب رجمنٹ مردان میں خودکش دھماکہ

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): نن جی یو یرہ افسو سنا کہ واقعہ پہ پنجاب رجمنٹ سنٹر مردان کنبے شوے دہ او پہ ہغے کنبے ریکروٹس وو، تیریننگ لہ تلل او پہ ہغوی باندے یو خودکش حملہ شوے دہ، پہ دے باندے مونر یر افسوس کوؤ، دا خلق نہ صرف ز مونر د سرحدات تو محافظ دی، بیا چہ کوم مصیبت راشی، فلہ راشی یا نور دغہ چہ راشی نو د آرمی خلق د سول حکومت سرہ شانہ بشانہ ولا روی او

خدمت کوی او دا خلق، غریب خلق، داد ملک دفاع ہم کوی او د خپل کورونو سهارا ہم وی چه خه رزق خپلو بچو له، ورونرو له او خوندو له راوری نو دا نمونه واقعات چه کوم دی، په دے افسوس کوؤ او مذمت کوؤ او تاسو ته ریکویسٹ کومه چه په دے دغه کبے دعا اوشی د دے د پارہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان، احمد خان بہادر۔

جناب احمد خان بہادر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، سحر چه کومه واقعہ پہ مردان کبے شوے ده، زه د دے شدید مذمت کومه، ډیره د افسوس واقعہ ده جناب والا او ډیر کسان پکبے بے گناه شهیدان شوی دی، زما د حلقے پکبے جناب والا، ډیر کسان بے گناه شهیدان شوی دی۔ زما خو کوشش دا وو، خواهش مے دا وو چه زه پاخم او د دے د پارہ دعا او کرم، چونکه زمونږه حلقه ده او ما سره نزد دے ده او د مردان Matter وو خو عبدالاکبر خان پاخیدو نو تهپیک ده جی خو زما گزارش دا دے هاؤس ته چه دعا او کړئ۔ رحیم داد خان پاخیدلے وو، Sorry ji نو زما گزارش دا دے هاؤس ته چه دعا او کړی دغے ټولو مرو ته جی۔ تهپنک یو۔

محترمہ نگهت یا سمین اور کزئی: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: نگهت یا سمین اور کزئی۔

محترمہ نگهت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ جو واقعہ آج پیش آیا ہے، جناب سپیکر صاحب، یہاں پر پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ نہ صرف ہمارے تمام جوان جو کہ ہمارے لئے قربانیاں دے رہے ہیں، میں ان لوگوں کو یہ کہتی ہوں جو کہ یہ کام کر رہے ہیں اور ان معصوم لوگوں کی جانیں لے رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، اگر وہ بہادر ہیں تو سامنے آکر لڑیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں ان لوگوں کو بزدل کہتی ہوں کہ جو بزدلانہ وار کرتے ہیں اور ہماری قوم، ہمارے بچے، ہمارے جوان، ہمارے بوڑھے جو لوگ بھی ہیں، عورتوں تک کو وہ Spare نہیں کرتے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ لوگ نہ صرف انسانیت کے بلکہ یہ خدا کے بھی مجرم ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ان لوگوں کیلئے جو کہ شہید ہو چکے ہیں، ان کیلئے دعا کی جائے اور دوسری بات جناب سپیکر صاحب، یہ ہے کہ جب تک ہم لوگ، سیاست ہر پارٹی نے

اپنی کرنا ہوتی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، جب تک ہم لوگ ایک مٹھی ہو کر ان تمام دہشت گردوں، ان تمام بزدل لوگوں، ان تمام سفاک لوگوں کے خلاف اکٹھے ہو کر لڑتے نہیں ہیں جناب سپیکر صاحب، ان کو ایسے ہم بھگائیں، جہاں پہ یہ اپنے بلوں میں چھپ جائیں اور وہیں پر ان کی موت واقع ہو جائے۔ جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ یہاں پر دعا بھی کرنی چاہیے اور ہمیں یہ عہد بھی کرنا چاہیے کہ تمام پارٹیاں ایک ہو کر ان تمام سفاک اور بزدل دہشت گردوں کو جو کہ انسانیت کے قاتل ہیں، ان لوگوں کا ہم اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑیں گے جب تک کہ ہم لوگوں نے ان کو ایک ایک کر کے تھس و نہس نہ کر دیا ہو۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ڈیرہ مہربانی۔ دے تولو نہ اول خو جی دے واقعے مونر۔ مذمت کوؤ اور بنتیا خبرہ دا دہ چہ دے جرے ڈیرے غتے دی او ما خکہ ضرورت محسوس کرو چہ دلته خبرہ کپری چہ ہغہ خبرہ توله سپینہ وی۔ سپیکر صاحب، داسے نہ دہ چہ دا ورومبی واقعہ دہ او داسے نہ دہ چہ دا اخی واقعہ دہ، دا ڈیرے شوی ہم دی او ڈیرے بہ نورے ہم کپری خکہ چہ ترخو پورے مکمل دہشت گردی ختمہ شوے نہ وی نو دا امکان نشته چہ دہشت گرد بہ دا واقعات، مطلب دا دے دا بہ اودریری یا بہ ختم شی۔ بنیادی خبرہ دا دہ چہ چونکہ اوس پہ مردان کنبے واقعہ شوے دہ، دا زمونر پہ سیکیورٹی ایجنسو باندے پہ نوی شکل کنبے چہ ہغلتنہ سکول دے او د سکول پہ یونیفارم کنبے یو ماشومہ چہ ہم ہغہ یونیفارم چہ کوم د سکول یونیفارم وو، ہم پہ ہغے کنبے خود کش ہغوی تیارہ کرے وہ او پہ ہغے کنبے چہ کوم دے نو ہغہ تلے دہ او دے خبرے اندازہ نہ لگیدہ چہ دا د سکول ستیوڈنتہ دہ او کہ ستیوڈنتہ نہ دہ او ڈیر پہ کم عمری کنبے ہغوی دغہ واقعہ کرے دہ چہ پہ ہغے کنبے اوس اطلاع دا دہ چہ اوویشٹ شہیدان دی او داسے پینخہ دیرش پہ ہغے کنبے زخمیان دی او امکان دا دے چہ د شہادت دا تعداد نور ہم سیوا شی۔ یو خود تولو نہ اول دا چہ دا یو خو واقعات پرلہ پسے ولے اوشو او زمونر سیکیورٹی ایجنسی ولے بنکار شوی دی؟ نو کہ تاسو اندازہ لگوئی نو یو خو واقعات پہ پولیس اوشو او د



هغه نه پس دا په فوج او شو۔ ستاسو د ټولو په علم کېښې به وی، دلته ټول زمانه بڼه پوهه خلق او ملګری ناست دی چه په مهمندو ایجنسی کېښې دے ځل له د مخکېښې په نسبت په یو نوی شکل باندے کارروائی روانه ده۔ مخکېښې به چه کله کارروائی کیده نو هغه به په داسے شکل باندے وه چه دوی به په مینځ کېښې راوتل او زمونږ خلقو چه کوم دے دوی ته پناه گانے هم ورکړے، د آئی ډی پیز په شکل کېښې به هم وو، هم دغه خلق به په نوے جامه کېښې ناست وو او بیا به ئے سرو نه محفوظ شول او چه کله به حالات بڼه شو، بیا به واپس لارل او دا واقعات به ئے کول خود دے ځل له هغوی هغه دائره تنګه کړے ده او د هغه تنګے دائرے په وجه باندے دوی راوتے نشی نو د مهمندو دا دهشت گرد چه دی، هغوی د دے ځائے د Terrorists سره د ټیلی فون په ذریعه چه Intercept مونږ سره شته چه هغوی د بارے، د درے او بیا زمونږ د دے ځائے لوکل دهشت گردو سره دا خبره کړے ده چه تاسو داسے یو څو واقعات او کړئ چه په دے مردان، پېښور، نوبنار او د دے ځائے په علاقه پریشر راشی نو د مهمندو ایجنسی پریشر به کم شی، دا د هغوی یو Strategy ده او په هغه کېښې زیات تر هغوی پولیس او فوج ځکه Involve کوی چه دغلته چه کومه کارروائی روانه ده نو هغه فوج کوی او دا دے ځائے کېښې د پېښور او په دے علاقه کېښې کومه کارروائی روانه ده، دا زمونږ پولیس والا کوی۔ جناب سپیکر صاحب، دلته زما ټول پوهه ملګری ناست دی، د دهشت گردئ خلاف په منظمه طریقہ جهاد کول غواړی، نه په لفاظی انداز باندے، نه چه کوم دے صرف په جذباتو باندے، دا یو داسے ناسور دے چه مونږ بار بار دا خبره کوؤ او دا د دے اسمبلئ په فلور باندے زه بیا په ریکارډ راوستل غواړم چه د دے د دیر شو کالو راسے په افغانستان کېښې جرړے دی، مونږه د پخوانه هم وئیلی دی، اوس ئے هم وایو او بیا ئے هم وایو او دا جرړے چه ترڅو ختمے شوے نه وی، دا زمونږه طرف ته چه کوم دے نو دا بناخونه دی، دا ځانگے دی، ځانگے چه څومره هم کټ کړے خو چه جرړے وی نو بیا بیا به راتوکېږی، لهدا په افغانستان کېښې د ټولو نه اول د دهشت گردئ د خاتمے د پاره چه امریکه د دے ځائے نن سبا د ټولو نه Main player دے او ورسره د نیټو فوج دے او بیا د افغانستان فوج او د افغانستان عوام، هغوی له پکار دا دی چه د

افغانستان د ننه دهشت گرد ختم کړی او د هغوی خلاف مکمل کارروائی او کړی او بیا د پاکستان دننه، جناب سپیکر صاحب! زه به ستاسو توجه غواړم، بیا د پاکستان دننه، دلته د پاکستان فوج، د پاکستان عوام او مونږ سیاسي پارټي په منظمه توګه د دې دهشت گردو خلاف کارروائی او کړو او دا دهشت گرد ختم کړو. که چرته پاکستان په افغانستان شک کوی او افغانستان په پاکستان شک کوی او څوک وائی چه څه بڼه دی او څه خراب دی نو په دیکښه هیڅ شک نشته دې چه دهشت گرد و کښه بڼه نشته، د انسانیت په دشمنانو کښه بڼه نه وی او دا کیدې نه شی، د مار بچې هم د مار بچې وی نو دا که څوک ورته بڼه وائی او که خراب وائی، دهشت گرد دهشت گرد دې او که په افغانستان کښه دې او که په پاکستان کښه دې، د هغوی خاتمه پکار ده او مونږ د پاکستان حکومت ته وایو چه په افغانستان د شک نه کوی، د افغانستان حکومت ته وایو چه په پاکستان د شک نه کوی، امریکې ته وایو چه په دې دواړو شک مه کوئ، دې دواړو ته وایو چه په امریکه شک مه کوئ، زمونږ بنیادي مسئله دا ده چه اعتماد بحال کړئ، د دوئ خلاف موثره کارروائی او کړئ او که ستاسو شکوک و شبهات وی نو دهشت گردی به وی ځکه چه عدم اعتماد شته، زه د اسمبلی په فلور دا خبره په ریکارډ راوستل غواړم چه د دې دهشت گردئ خلاف قوتونه لګیا دی، د هغوی ترمینځه عدم اعتماد شته، د اعتماد فضا به بحالول غواړی، دا درې واړه به د یو بل سره د انتیلی جنس معلومات شیئر کوی او د دې دهشت گردو خلاف به موثره کارروائی کوی، بیا ممکنه ده چه دا ختم شی او که داسې نه وی نو مونږ د خیبر پختونخوا حکومت دا عهد کوؤ او دا لوظ کوؤ چه دا به ختمیږی نه چه د دوئ اعتماد نه وی خو مونږ دو مړه وئیلې شو چه د خپلو بچو د مستقبل د پاره، د خپلې خاورې د آزادئ د پاره او د خپلو بچو د مستقبل د بڼه کیدو او د امن د پاره مونږ د خپلو ځانونو قربانی ورکړې ده، ورکوؤ به او مونږ به دا شدت پسند کمزوری کوؤ، د دوئ نیټ ورک به ختموؤ، د دوئ مرکزونه به وهو او دا د دې قوم سره لوظ کوؤ چه په ژوند باندې ژوندی وو، که دنیا زمونږ خلاف سازش کوی، که بین الاقومی دهشت گردی دلته روانه هم وی، زمونږ که دلته کښه فوج دې، که دلته پولیس دې، که دلته عوام دې، که دلته

حکومت دے، مونبر تھول کہ دلته کبنے سیاسی قوتونہ دی، مونبر تھولو له دا عہد پکار دے د لوائے خدائے پہ مخکبنے چہ دا د انسانیت دشمنان دی، د دوی خلاف جہاد پکار دے، پہ بزدلی بانڈے کار نہ کیری، شوک چہ ویریبری، ہغہ بہ ہر وخت مری، شوک چہ نہ ویریبری، ہغہ بہ یوخل مری، د نرتوب مرگ موقبول دے خود بے غیرتی مرگ موقبول نہ دے (تالیاں) لہذا زہ د مردان شہیدانو تہ سلام پیش کوم او چہ کوم زخمیان دی، د ہغوی د صحت مندئ د پارہ دعا کوم او لواحقینو له د خدائے صبر و رکری او مونبر له د خدائے ہمت را کری چہ د دے مقابلہ او کرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ اختر علی صاحب! پلیز آپ شہداء کے حق میں دعا فرمائیں، حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب! د تلاوت نہ پس ما ہم پہ دے بانڈے خبرہ کول غوبنتل، یقیناً چہ پہ مردان کبنے دا کوم واقعات شوی دی، جمیعت علمائے اسلام پہ دے افسوسناکہ واقعہ بانڈے د افسوس اظہار ہم کوی او د دے مذمت ہم کوی او د ہغوی د پارہ بہ دعا ہم کوؤ خو جناب سپیکر صاحب، مونبر پہ دے خبرہ نہ پوہیرو، لکہ اوس میاں صاحب چہ دا کومہ خبرہ ذکر کرہ او مونبر ہم واوریدلہ، د مردان نہ انفارمیشن ملاؤ شو چہ یرہ د سکول پہ جامہ کبنے یو ماشوم ملبوس وو، دا خو وفات شو او ختم شو لیکن پرونے اخبار بہ تاسو کتلے وی چہ یو خاتون خود کش وائی چہ ہغہ رنگے ہاتھوں گرفتارہ شوہ۔ د دے نہ مخکبنے بہ تاسو پہ مختلف اوقاتو کبنے کتلی وی چہ خود کش فلانکی خائے کبنے رنگے ہاتھوں گرفتار شو خو مونبر پہ دے خبرہ نہ پوہیرو چہ دغہ رنگے ہاتھوں گرفتار سرے بیا کوم خوا لاو، دغہ کسان؟ (تالیاں) دا عوامی نمائندگان تپوس کول غواری، د پاکستان عوام تپوس کول غواری، د خیبر پختونخوا مظلومان تپوس کول غواری چہ د ایجنسو دا کھیل بہ تر کومہ پورے وی؟ زمونبر دا ملک نن د Divide and rule لاندے، فوج شوک دے؟ دا زمونبر ورونہ دی۔ پولیس شوک دے؟ دا زمونبر ورونہ دی۔ مونبر عوام شوک یو؟ لیکن نن مونبر کبنے داسے یو نفرت، داسے یو بغض، داسے یو ماحول پیدا کرے شوے دے او زہ جناب سپیکر صاحب، پہ دے خبرہ ہم نہ پوہیرو چہ دا خل کلہ دا

پارلیمانی انتخابات اوشول او د هغه په نتیجه کبے په قومی اسمبلی کبے یو متفقہ قرارداد منظور شو او په هغه باندے د پیپلز پارٹی، د عوامی نیشنل پارٹی، د مسلم لیگ د ورونرو، د جمیعت علمائے اسلام، د مذہبی جماعتونو، د ټولو دستخطے موجود دی، ایم کیو ایم سمیت او په هغه کبے دا مطالبہ شومے ده، دوه خبرے، نکتے په هغه کبے راغله دی، یو دا چه مونر به د امریکے د صف نه اوخو، مونر د امریکے د اتحاد نه اوخو، آیا نن ولے په هغه قرارداد باندے عمل نه کیبری؟ او بیا په هغه کبے دا ډیمانہ شومے دے چه په ملک کبے دننه مونر د مذاکراتو او د ډائیلگ په بنیاد باندے مسئلے حل کوؤ، نن ولے په هغه قرارداد باندے عمل نه کیبری؟ یا خود او وائی چه هغه سینیٹرز، هغه د قومی اسمبلی ممبرز، هغه منسٹرز، هغه ټول احمقان وو، بے وقوفه وو او ناواقف وو، لہذا هغوی د بیا دوباره د هغه Revision او کړی او که نه چرے هغه قرارداد په سوچ سره شومے وی، په سمجھ سره شومے وی، د نالج په بنیاد باندے شومے وی، د دلائلو په بنیاد باندے شومے وی نو بیا خدارا، خدارا مونر به دا اپیل کوؤ، دا درخواست کوؤ چه په هغه د عمل اوشی او نن چه دا کوم بارود، دا هور او دا کومے وینے په دے ملک کبے بهیبری، د هغه سد باب د اوشی۔ یقیناً جناب سپیکر صاحب، د مردان په خاوره باندے نن زمونر زړونه درد مند دی۔ دا کوم واقعات چه شومے دی او آئے روز که مردان دے، که هغه د صوبے، د ملک عزیز او د مملکت خداداد هرہ خطہ ده، یقیناً د مسلمان زړه او د درد مند انسان زړه په هغه درد پیری لیکن چه کوم زمونر یو اعلیٰ فورم دے او بیا په هغه کومے فیصلے شومے دی نو د قوم سره د دا کھیل نه کیبری چه هسے صرف، لکه خنگه چه جناب میاں صاحب او وئیل، هسے لفاظی نه ده پکار، فیصلے اوشی، د دے ایوانونو نه به د خلقو اعتماد پورته شی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ۔

حافظ اختر علی: لہذا مونر دا درخواست کوؤ چه هغه د عملی شی او د هغه مطابق د کارروائی اوشی، یقیناً دا کوم مظلومان او بے گناہ خلق دی، د هغوی د پارہ ټول په اخلاص سره دعا او غواری۔

(اس مرحلہ پر پنجاب رجمنٹ سنٹر مردان میں خودکش حملے میں شہداء اور زخمیوں کیلئے دعا کی گئی)

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Now item No. 7, 'Call Attention Notices':  
Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his call attention notice No. 479 in the House. Israrullah Gandapur Sahib, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ تعلیم کی طرف سے ایس ایس اور ایچ ایم، یعنی کہ ہیڈ ماسٹر کے کیڈر علیحدہ علیحدہ نہ ہونے کی وجہ سے اساتذہ صاحبان میں بے چینی پائی جاتی ہے اور جس کا حل ابھی تک تجویز نہیں کیا گیا، لہذا مختصر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

اس پہ سر، میری گزارش محترم منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ ایک Delegation آیا تھا اور ان کا یہ کہنا تھا کہ پنجاب میں ایس ایس 'S' Triple تک بھی چلے گئے ہیں، یعنی سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ اور چونکہ ان کا کیڈر اگر علیحدہ نہیں ہوتا تو وہ ایس ایس جیسے Lateral entry ہوتی ہے، ہماری ایک سروس ہوتی ہے، سی ٹی، ایس ای ٹی اور ایچ ایم تک ہم جاتے ہیں اور یہ جو ہوتے ہیں، جب ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ کرتے ہیں تو ہم میں ایک بے چینی پائی جاتی ہے، اس حوالے سے کہ ہماری تیس پینتیس سالہ سروس ہوتی ہے اور یہ پانچ سے دس سال کے عرصے میں آجاتے ہیں اور انٹری کر لیتے ہیں تو میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اگر آپ مہربانی کر کے ان کی جو Application ہے، وہ بھی میں آپ تک پہنچا دوں گا اور مہربانی کر کے آپ اس کو دیکھ لیں تاکہ یہ جو بے چینی دونوں کیڈر میں پائی جاتی ہے، یہ علیحدہ علیحدہ ہو جائے اور اس میں بہتری آجائے۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): مہربانی جی۔ سپیکر صاحب، اسرار خان چہ کومے مسئلے طرف تہ زمونر توجہ راگر خولے دہ نو سپیکر صاحب، مونر خو کوشش کرے دے چہ دھغے جواب مونر ور کرے ہم دے خوا اسرار خان تہ ہم دا معلومہ دہ او سپیکر صاحب، ستاسو ہم پہ علم کنبے دا خبرہ دہ چہ مونرہ مینجمنٹ او تیچنگ کیڈرز جدا کر دی، بیا ہم دا د ایس ایس چہ کومہ مسئلہ دہ، اسرار خان چہ خنگہ خبرہ او کرہ، دوئی بہ مونر تہ یو Proper

application را کیری، ان شاء اللہ مونر بہ پہ ہغے باندے خپل میتنگ او کړو او کہ د خہ حدہ پورے پہ ہغے کبنے ممکنہ وہ نوان شاء اللہ د دوی دا مسئلہ چہ دہ، دا بہ مونر زیر غور راولو او پہ ہغے باندے بہ مونر پہ سنجیدگی سرہ غور او کړو ان شاء اللہ۔

Mr. Deputy Speaker: Next, Haji Qalandar Khan Lodhi Sahib, to please move his call attention in the House. Qalandar Khan Lodhi Sahib, please.

حاجی قلندر خان لودھی: شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ تعلیم میں وقتاً فوقتاً ٹیچرز کے تمام کیڈرز کی پروموشن کے احکامات جاری ہوئے مگر ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریں کو ابھی تک گریڈ 17 میں جوں کا توں رکھا ہوا ہے جبکہ ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریں کی اہم ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ نئی پالیسی کے سسٹم کی وجہ سے مزید ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں۔ حکومت کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ کب تک اس مسئلے کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، لہذا مختصر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، ہمارے ہیڈ ماسٹرز سن 47ء سے، یہ میرے پاس ایک چارٹ بنا ہوا ہے، جناب سپیکر، پی ٹی سی 5 گریڈ سے 12 میں چلے گئے، ٹی ٹی 5 سے 14 میں چلے گئے، قاری 5 سے 12 میں چلے گئے جبکہ پی ای ٹی، ڈی ایم اور سی ٹی 8 سے 15 اور اے ٹی 7 سے 15 میں چلے گئے لیکن یہ ہمارے جو ہیڈ ماسٹر ہیں، جن کے ذمے بہت اہم ذمہ داریاں ہیں، بچوں کی نگرانی ہے، والدین سے رابطہ ہے، Crises کی وجہ سے پیپس سے پچاس سکولوں کی مالی ذمہ داریاں بھی ان کے ذمے پڑ گئی ہیں، تو یہ ایک اہم ذمہ داری ہے لیکن ان کا گریڈ اسی طرح رکھا ہوا ہے، 17 میں ہی ہیں اور 17 میں ہی ابھی تک ہیں تو اسلئے میں چاہوں گا کہ اس پر گورنمنٹ اپنا وہ دے کہ کب تک اس کا اعلان کرتی ہے جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: Thank you, Mr. Speaker۔ سپیکر صاحب، حاجی صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، میرے خیال میں اس مسئلے کو پہلے بھی اٹھایا گیا ہے اور اس پر ہم نے بات بھی کی ہے۔ سپیکر صاحب، میں جواب دینے سے پہلے یہ ریکویسٹ بھی کروں گا کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے جو لوگ ہیں،

ہمارے جو کونسنچرز ہوتے ہیں، آنریبل مشران کے یا Honourable colleagues کے تو ان کو بھی Examine کرنا چاہیے، یہ Repetition آرہی ہے۔ سپیکر صاحب، میرے خیال میں کل بھی اسی پہ ہم نے بڑی ڈیٹیل سے بات کی تھی، بہر حال سپیکر صاحب، ہیڈ ماسٹر ز 17 گریڈ میں جو ہوتے ہیں، وہ اس طرح نہیں ہوتا کہ وہ 17 گریڈ میں ہی ریٹائر ہوتے ہیں، وہ تو 20 تک، مطلب ہے چلے جاتے ہیں، ان کا ایک اپنا سٹرکچر ہے لیکن چونکہ پرموشن کیلئے اپنا ایک Clear cut criteria ہوتا ہے، اسی Criteria کو کو ایفائی کر کے لوگ آگے 'پروموٹ' ہو جاتے ہیں، بہر حال حاجی صاحب یہ ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ اس کو 17 نہیں 18 میں ہونا چاہیے تو اسی کو انشاء اللہ ہم ڈیپارٹمنٹ میں ڈسکس کرتے ہیں، فنانس سے بھی ڈسکس کرتے ہیں اور اگر کچھ Possibility ہوئی تو ضرور انشاء اللہ اس پر غور کریں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

### قرار دوائیں

Mr. Deputy Speaker: Coming to item No. 8, 'Resolutions': Zubaida Ihsan, the honourable MPA, to please move her resolution No. 468 in the House. Zubaida Ihsan, please.

محترمہ زبیدہ احسان: تھینک یو جی۔ سپیکر صاحب، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ نرسنگ اور ٹیکنکل سٹاف کے کورس میں Medical Ethics کا مضمون شامل کیا جائے، جو مردانہ و زنانہ نرسنگ و ٹیکنکل سٹاف پر لاگو اور لازم ہو۔

سپیکر صاحب، زما دیکہنے یو خود غہ دی جی، دے Medical Ethics کہنے ڀیر خیزونہ شامل دی جی او دیکہنے اولنے شے دا دے چہ Autonomy، چہ مریض تہ دا خود مختیاری وی چہ ہغہ یو ادارہ کہنے یا ہا اسپتال کہنے وی، چہ ہغہ دا اووائی چہ او دا طریقہ علاج زہ Choose کومہ یا دا Refuse کوم؟ دویمہ خبرہ دا دہ چہ دا د Welfare of the patient وی جی چہ مریض تہ کتلی شے چہ ہغہ دا Afford کولے شی او کہ نہ؟ کہ دا ہغہ نہ شی Afford کولے د دے د پارہ بہ ہغہ خامخا پوہہ کولے بلکہ کہ ہغہ مریض نہ شی پوہہ کولے او د ہغہ سرہ پیسے نہ وی چہ د ہغہ سرکاری طور علاج او شی۔ دویمہ خبرہ دا دہ چہ Fairness او کوالٹی، چہ ہغہ تہ بنہ صحیح علاج ملاؤ شی او خلورمہ خبرہ دا دہ چہ ہغے کہنے Dignity وی چہ د مریض ہم د Dignity خیال او ساتلے شی او چہ

کوم خلق د هغه علاج کوی، که هغه ډاکټر وی، که هغه پیرا میډیکل ستاف وی چه د هغوی د Dignity هم خیال اوساتلے شی جی۔ که تاسو ته معلومه وی جی نو دیکبنے خو ډاکټر مریض اوگوری نو بیا Day time کوم چه Indoor patients وی، کوم مریضان چه هسپتال کبنے داخل شوی وی نو هغه خو بیا هغه ټائم د پیرامیډیکل ستاف سره تیروی نو که پیرامیډیکل ستاف په دے پوهیږی چه د مریض به څنگه خیال ساتو، څنگه چل به کیږی نو هغوی به بڼه طریقے سره د هغوی علاج اوکرے شی او بله خبره دا ده چه زمونږ وسائل ډیر محدود دی نو که په دے باندے یو کس پوهیږی نو مونږ به په دے محدودو وسائلو کبنے ډیرے بڼه طریقے سره د خلقو خدمت اوکرے شو او بله خبره دا ده، سی ایم صاحب هم ناست دے، زما دا ریکویسټ دے که د دے د پاره یو اکیډمی قائم شی چه کله دوی خپل کورس پوره کری نو یو هفته دوه یا یو میاشت هغوی هلته کبنے تریبنگ له د Medical Ethics واخلی نو دا Patient به ډیر په بڼه طریقے سره دغه کیږی او د چا به هم کیله نه راخی چه په سرکاری هسپتالونو کبنے علاج صحیح نه کیږی۔ تهینک یو جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ خان پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جی۔ جناب سپیکر صاحب، زبیده بی بی چه کومه خبره اوکره دا Medical Ethics والا نو جناب سپیکر صاحب، دا یو ډیره ضروری خبره ده جی۔ سر، نن سبا پی ایم ډی سی او دا نور چه څومره دی، په Medical Ethics باندے ډیر Insistent دی خو زه خالی د دوی په سپورټ کبنے یو خبره کول غواړمه چه لږ غوندے Deviation کیدے شی، Misperception دا وی چه دیکبنے څه فنانشل دغه به Involve وی جی، دیکبنے هیڅ نشته دے، دا یو کورس دے جی، دیکبنے خالی چه کوم Medical Ethics دی، هغه کورس بنائی او نن سبا تقریباً په ټولو هسپتالونو کبنے د دے سیمینارز هم کیږی، ورکشاپس هم کیږی نو دومره لویه مسئله به هم نه وی۔ سر، زه غواړمه چه د دے سپورټ اوشی، Medical Ethics ډیر ضروری دے، نن سبا ډیر Ethical practices روان دی نو زه به ریکویسټ کوم چه دیکبنے Financial matters



ہیخ Involve نہ دی، Already پہ دے باندے کار کیبری، د پی ایم ڈی سی  
Requirements ہم دی جی دا۔ ڈیرہ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء مسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے دہ جی چہ ترخو پورے د اعتراض خبرہ دہ نو اعتراض خوبالکل  
نشستہ، دا خو ڈیرہ بنہ خبرہ دہ، ڈیرہ اہمہ خبرہ دہ خو دا دہ چہ یو قرارداد چہ  
مونر پاس کرو، د ہغے بہ Efficacy خومرہ وی، Practical implications بہ د  
دے خہ وی؟ زما خوبہ خپلہ دا رائے وی چہ یرہ کوم زمونر سٹینڈنگ کمیٹی پہ  
ہیلنتہ باندے دہ، ورسرہ مخکبے ہم ما پہ دے ہاؤس کبے گزارش کرے وو چہ  
یرہ مونر لہ پکار دا دی چہ ہیلنتہ ڈیپارٹمنٹ ہم او کہ زمونر کمیٹی د ہیلنتہ والا  
جوڑولے شی چہ یرہ مونر د Medical negligence laws حوالے سرہ دغہ  
Effective کرو نو دغہ زما تجویز دے، کہ دا چرتہ Proper کمیٹی تہ تاسو  
اولیبری او They should come up with substantive proposals، یو  
قرارداد داسے کہ سرے پاس کری نو خہ فرق پہ دے پریوخی؟ نو خہ راوری کنہ؟  
Ethics، -----

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! زمونر سرہ داسے Provision نشستہ دے پہ لاء  
کبے چہ پیش ئے کرو، بنہ دا دہ چہ کہ دا تاسو پاس کوئی یا خہ چہ دغہ دے نو  
بیا تاسو او گوری، ڈیپارٹمنٹ تہ بہ درشی۔-----

وزیر قانون: بس تھیک شوہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہلنتہ ئے Trash out کری۔

وزیر قانون: بہر حال مونر ئے سپورٹ کوؤ، We support it۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the  
resolution moved by the honourable Member may be passed?  
Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it  
may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed  
unanimously.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Next one. Mehar Sultana, Shazia Aurangzeb, Nargis Samim, Saeeda Batool Nasir, Uzma Khan, Zarqa Bibi, Shazia Tehmas Khan, Zubaida Ihsan, Musarrat Shafi, Munawar Sultana and Tabassum Shams Katoozai, to please move their joint resolution in the House. First Mehar Sultana, please.

محترمہ مہر سلطانہ: تھینک یوسر۔ سر، ریزولوشن نمبر 440۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پی پی پی ایچ آئی کے عملے نے ملاکنڈ ایجنسی اور ضلع دیر بالا میں مشکل حالات کے باوجود طبی سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں، اس کے علاوہ ضلع پشاور اور ہری پور میں آئی ڈی پیز کو چوبیس گھنٹے طبی سہولیات فراہم کی ہیں، لہذا پیپلز پرائمری ہیلتھ کیئر کا دائرہ کار بلوچستان اور سندھ کی طرز پر صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع تک بڑھایا جائے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شازیہ اور نگزیب پلیز۔

محترمہ شازیہ اور نگزیب: مشترکہ قرارداد نمبر 440۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پی پی پی ایچ آئی کے عملے نے ملاکنڈ ایجنسی اور ضلع دیر بالا میں مشکل حالات کے باوجود طبی سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں، اس کے علاوہ ضلع پشاور اور ہری پور میں آئی ڈی پیز کو چوبیس گھنٹے طبی سہولیات فراہم کی ہیں، لہذا پیپلز پرائمری ہیلتھ کیئر (پی پی پی ایچ آئی) کا دائرہ کار بلوچستان اور سندھ کی طرز پر صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع تک بڑھایا جائے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زرگھس ثمنین، سعیدہ بتول، عظمیٰ خان، زر قابی بی، شازیہ طہماس خان، زبیدہ احسان پلیز۔

محترمہ زبیدہ احسان: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پی پی پی ایچ آئی کے عملے نے ملاکنڈ ایجنسی اور ضلع دیر بالا میں مشکل حالات کے باوجود طبی سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں، اس کے علاوہ ضلع پشاور اور ہری پور میں آئی ڈی پیز کو چوبیس گھنٹے طبی سہولیات فراہم کی ہیں، لہذا پیپلز پرائمری ہیلتھ کیئر (پی پی پی ایچ آئی) کا دائرہ کار بلوچستان اور سندھ کی طرز پر صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع تک بڑھایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسرت شفیع ایڈوکیٹ، پلیز۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پی پی ایچ آئی کے عملے نے ملاکنڈ ایجنسی اور ضلع دیر بالا میں مشکل حالات کے باوجود طبی سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں، اس کے علاوہ ضلع پشاور اور ہری پور میں آئی ڈی پیز کو بھی چوبیس گھنٹے طبی سہولیات فراہم کی ہیں، لہذا پیپلز پرائمری ہیلتھ کیئر (پی پی ایچ آئی) کا دائرہ کار بلوچستان اور سندھ کی طرز پر صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع تک بڑھایا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسرت سلطانہ پلیز، مسرت سلطانہ۔

محترمہ منور سلطانہ: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پی پی ایچ آئی کے عملے نے ملاکنڈ ایجنسی اور ضلع دیر بالا میں مشکل حالات کے باوجود طبی سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں، اس کے علاوہ ضلع پشاور اور ہری پور میں آئی ڈی پیز کو چوبیس گھنٹے طبی سہولیات فراہم کی ہیں، لہذا پیپلز پرائمری ہیلتھ کیئر (پی پی ایچ آئی) کا دائرہ کار بلوچستان اور سندھ کی طرز پر صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع تک بڑھایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تبسم شمس کتوزئی پلیز۔

محترمہ تبسم شمس: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پی پی ایچ آئی کے عملے نے ملاکنڈ ایجنسی اور ضلع دیر بالا میں مشکل حالات کے باوجود طبی سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں، اس کے علاوہ ضلع پشاور اور ہری پور میں آئی ڈی پیز کو چوبیس گھنٹے طبی سہولیات فراہم کی ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی صاحب، پلیز۔

محترمہ تبسم شمس: لہذا پیپلز پرائمری ہیلتھ کیئر (پی پی ایچ آئی) کا دائرہ کار بلوچستان اور سندھ کی طرز پر صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع تک بڑھایا جائے۔ تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! خہ وائیسی؟

وزیر قانون: سپورٹ کوؤٹے جی، بالکل۔

**Mr. Deputy Speaker:** The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Members may be passed?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Dr. Iqbal Din, the honourable MPA, to please move his resolution No. 493 in the House.

ڈاکٹر اقبال دین: مہربانی سپیکر صاحب۔ قرارداد نمبر 493۔ چونکہ انڈس ہائی وے ضلع کوہاٹ کی تحصیل لاجپی مین بازار سے گزرتا ہے جس پر کراچی تا خیبر بلکہ وسط ایشیاء کے ممالک تک ان گنت گاڑیاں اور ٹریلرز روزانہ گزرتے ہیں، جس کی وجہ سے آئے روز حادثات میں اہلیان لاجپی متعدد قیمتی جانوں کا نقصان اٹھا چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر وقت ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے اہلیان لاجپی اور دکانداروں کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع کوہاٹ میں انڈس ہائی وے پر لاجپی ہائی پاس روڈ کی تعمیر کیلئے فوری اقدامات کئے جائیں تاکہ علاقے کے عوام کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔

محترم سپیکر صاحب، د جنوبی اضلاع ورونہ دلتہ ناست وی، د کراچی نہ چہ تریفک روان شی نو ہغہ د لاجپی پہ بازار کبنے وننبلی او کله چہ تریفک ایسار نہ وی، رکاوٹ نہ وی نو ہغہ ورخ خامخا حادثہ کیبری او چہ تریفک ایسار شی نو ہغلتنہ کبنے ایمبولینسے وی، ہغہ ہم پہ خائے باندے ولا پرے وی، دغہ شان کہ وی آئی پیز شوک روان وی، ہغہ ہم پہ خائے باندے ولا پرے وی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: کہ د آرمی کانوائے وی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، وہ آپ کو جواب دے گا۔

ڈاکٹر اقبال دین: کہ د آرمی کانوائے وی، ہغہ ہم تر ہغہ وختہ پورے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ، بس No need of explanation۔ لاء منسٹر صاحب!

تاسو خہ وایئ پہ دے بارہ کبنے؟

وزیر قانون: بالکل سپورٹ کووئے جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Malik Qasim Khan, to please move his resolution No. 336 in the House. Malik Qasim Khan, please.

ملک قاسم خان خٹک: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ پشاور کو صوبہ خیبر پختونخوا میں بالخصوص اور پاکستان میں بالعموم مرکزی حیثیت حاصل ہے اور یہ وسطی ایشیاء افغانستان اور چائنا کے ساتھ تجارت کیلئے مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ انڈس ہائے وے اور کوہاٹ ٹنل کی تعمیر سے قبل پشاور میں ایسی تجارتی سرگرمیاں نہیں تھیں جو اب ہیں۔ روڈز اور موٹروے جو ملکی معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اس کے تناظر میں یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پشاور تا کراچی موٹروے کو Dual carriageway، کوہاٹ ٹنل کا دوسرا حصہ اور پشاور سے براستہ کرک ڈیرہ اسماعیل خان، ڈیرہ غازی خان کراچی موٹروے، نیز کرک کڑپہ سے کلر کہار تک ایکسپریس وے تعمیر کیا جائے تاکہ وسط ایشیاء اور افغانستان تک تجارت میں آسانی ہو اور پاکستان دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

جناب والا، د نواز شریف پہ سابقہ دور کبنے باقاعدہ د کپے نہ، د کرک نہ د کلر کہار پورے دا سروے شوے وہ او ورسره ورسره جناب والا، نن د ڈیفنس کوم صورتحال چہ دے، دا ڈیر اہم Carriageway دہ او دا Already proposed دہ As a dual carriageway چہ پہ دے باندے عمل اوشی او زہ تولو تہ ریکویسٹ کوم چہ دا قرارداد متفقہ طور باندے منظور شی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، میں اس میں یہ Amendment propose کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے جو Contents ہیں، یہ پتہ نہیں چلتا کہ ہم ان سے Dual carriageway مانگا

رہے ہیں یا موٹروے مانگ رہے ہیں؟ چونکہ ملک صاحب نے کہا ہے کہ پشاور تا کراچی موٹروے، وہ تو سر، Exist ہی نہیں کرتا تو میری اس میں یہ گزارش ہے، باقی میں ان کو سپورٹ کرتا ہوں کہ اس کو واضح کر کے پشاور تا کراچی موٹروے تعمیر کیا جائے، ایڈیشن اس میں یہ ہونا چاہیے کیونکہ سر، ہم تو Dual carriageway، وہ تو Subsidiary ہوئی ہے کیونکہ سر، ابھی کوہاٹ ٹنل کی جو انکم ہے، وہ اربوں روپے ہے کیونکہ نیٹو فور سز ساری کوہاٹ ٹنل سے گزر رہی ہیں اور اس کو Simplify کر کے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں امنڈمنٹ کر لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ٹھیک ہے، تھینک یو سر۔

Mr. Deputy Speaker: Next one. Syed Jafar Shah, the honourable MPA, to please move his resolution No. 473 in the House.

Mr. Jafar Shah: Thank you Janab Speaker.

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، زما د قرارداد خہ او شو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پینڈنگ شو، دیکھنے امنڈمنٹ راولہ کنہ؟

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: غضب ہو گیا۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member, as amended, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Syed Jafar Shah, the honourable MPA, to please move his resolution No. 473 in the House. Mr. Jafar Shah, please.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر، تھینک یو۔ چونکہ صوبہ خیبر پختونخوا کے اضلاع سوات اور دیر بالا کے علاقہ جات بشمول دیر اور سوات کو ہستان کی کل آبادی ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد ہے اور وہاں کے لوگوں کی مادری زبانیں گاروی اور تور والی ہیں، یہ وہاں کے ایک لاکھ بیس ہزار لوگوں کی مادری زبان ہے،

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے ان علاقہ جات کے لوگوں کو حالات حاضرہ سے باخبر رکھنے کیلئے قومی نشریاتی اداروں مثلاً ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر گاروی اور توروالی زبانوں میں اہم خبروں اور دیگر نشریات شروع کرنے کیلئے مناسب وقت مختص کرے تاکہ اس سے وہاں کے مقامی کلچر کو فروغ حاصل ہو اور لاکھوں لوگوں کو اکیسویں صدی میں اطلاعات تک رسائی میں آسانی ہو جو کہ ان کا بنیادی حق ہے۔

ہاؤس سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو Unanimously منظور کر لے سر، کیونکہ یہ ایک لاکھ بیس ہزار لوگوں کی مادری زبان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کوئی جواب ہے آپ کے پاس؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: داسے دہ جی چہ د دوئی چہ دا کوم ذکر دے، دیکبے شک نشتہ چہ مونبر د دے سرہ اتفاق لرو، کوم چہ د دوئی د یقین دہانئی خبرہ دہ نو د پی تی وی خپل بلیٹن وی، پہ ہغہ ذریعہ باندے تاسو دغہ کوئی۔ پہ ہغے کبے د علاقائی ژبو خپل پروگرامونہ وی، ہغے تہ خپل Coverage ورکوی او پہ اسلام آباد او صوبو کبے چہ د پی تی وی کومے سنترے قائمے دی، ہغوی پہ علاقائی ژبو کبے خپل پروگرامونہ کوی او دے تہ Coverage ورکوی۔ داسے د آزاد کشمیر او د ملتان د سٹیشنونو خپلے علاقائی ژبے دی او خپلے علاقے تہ ہغوی Coverage ورکوی۔ زمونبر د پی تی وی چہ د ملک زمونبر د خلور وارو صوبو چینلے دی، بولان، مہران، پنجاب او آبا سین، دا منصوبہ جوڑہ شوے دہ، پہ بلوچستان کبے خو بولان ستارٹ شو خو زمونبر دلته تراوسہ پورے، زہ بہ د خپلے پختونخوا خبرہ او کرم چہ پہ دے خائے کبے مونبر د آبا سین تی وی د پارہ مکمل تیارے ہم او کرو او یو تائم خو داسے راغلو چہ ما ذاتی ریکویسٹ او کرو، ما پریزیڈنٹ صاحب تہ ہم ریکویسٹ کرے دے، ما وزیر اعظم صاحب تہ ہم ریکویسٹ کرے وو او بیا ما د اطلاعاتو منسٹر صاحب تہ ہم ریکویسٹ او کرو، پہ لیکلو کبے ہم او زبانی ہم، د دے خائے د گورنر سرہ ہم پہ دیکبے

خبرہ شوے وہ چہ چونکہ دہشتگردی پہ حوالہ باندے مونبر تہ دے خبرے ضرورت سیوا دے چہ مونبر د خپل علاقائی سٹیشن پہ ذریعہ باندے خپلہ پروپیگنڈا اوز مونبر چہ خپلہ کومہ مدعا دہ، ہغہ خلقو تہ اور سوؤ خوتر دے وختہ پورے د فنڈ د کمی لہ کبلہ ہغوی دا خبرہ کوی چہ دا مونبر نہ شو کولے۔ گورنر صاحب یوئل ما تہ او وئیل چہ خہ پیسے ستا سو صوبائی حکومت او منی او خہ بہ زہ کرمہ او دا بہ شروع کرو۔ چونکہ موقع دہ نو دا وضاحت پہ دے بنیاد کوم، زہ د خپل وزیر اعلیٰ صاحب پہ دے مشکوریم چہ ما پہ ہغہ وخت کبنے درے نیم کروہ روپیہ خو ہغوی ما تہ اول وئیل چہ دوہ کروہ، بیائے وئیل چہ خیر دے درے نیم نو درے نیم کروہ روپیہ مونبر او منلے خو د ہغہ طرف نہ خہ داسے Indication رانگلو چہ گنی مرکز د دے د پارہ پیسے ورکھے۔ ابتدائی د دے د پارہ کم از کم اتلس کروہ روپیہ پکار دی او چہ اتلس کروہ روپیہ وی نوز مونبر دا علاقائی تی وی سنتر بہ شروع شی چہ کوم طرف تہ دوی اشارہ کوی، پہ ہغے کبنے بہ د دے کمے پورہ شی۔ زہ د دے موقعے نہ فائدہ اخلم او یو بلہ خبرہ پہ دے ضمن کبنے کوم او ہغہ دا چہ مونبر خنگہ د خیبر پختونخوا ایف ایم ریڈیو ستارٹ کرو او د ہغے تجرباتی دغہ روان دے، تقریباً کال ئے پورہ شو او مونبر اوس د ہغے ہر خہ پورہ کری دی، وزیر اعلیٰ صاحب بہ د ہغے باضابطہ افتتاح ہم کوی، د ہغے سرہ مونبر د دے خپلے صوبے خیبر تی وی، مطلب دا دے پختونخوا تی وی سٹیشن جو روؤ او د ہغے د فزبیلیٹی د پارہ دے خل لہ پہ اے دی پی کبنے پیسے ہم ایبنودلے شوی دی او مونبر کوشش کوؤ چہ د دے صوبے خپل تی وی سٹیشن جو رکرو چہ پہ ہغے کبنے بیاد دے خبر و رکاوٹ نہ وی او د ملک د پالیسی مطابق مونبر خلقو تہ خپل حالات او واقعات رسولے شو، نور چہ ز مونبر د طرف نہ کوم کوشش دے، دا بہ پورہ کوؤ۔ جعفر شاہ ورور چہ خہ وائی، د ہغوی مدعا پہ سر ستر گوا او چہ خنگہ ہغوی وئیل غواہی نو ہم ہغہ رنگ بہ ئے کوؤ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)



Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر، اگر مجھے اجازت دی جائے۔۔۔۔۔  
جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ ذرا دامنٹ صبر کریں، یہ ایک آئٹم ہے، یہ لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد دیتے  
ہیں۔

مجلس قائمہ برائے بلدیات و انتخابات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9: Mr. Abdul Akbar Khan, honourable MPA, Chairman Standing Committee No. 18 on Local Government, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee under rule 185 (1) of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you. I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly, Procedure and Conduct of Business Rules 1988, that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 18 on Local Government, Election and Rural Development Department, on adjournment motion No. 148 referred to the Committee on 8<sup>th</sup> March 2010, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that extension may be granted to the honourable Chairman of the Standing Committee No. 18, to present report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Deputy Speaker: Those who are against it may say 'No'-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، Extension کیلئے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Extension کیلئے ہے نا، ٹھیک ہے نا؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Extension کیلئے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، پھر وہ Under rule جو ہے ناکمیٹی کو اپنی رپورٹ Specified period میں پیش کرنا ہوتی ہے۔ چونکہ وہ Said period گزر گیا ہے اسلئے میں ابھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ

-----period

جناب ڈپٹی سپیکر: تو وہ ہم ہاؤس سے پوچھتے ہیں نا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، اس پیریڈ کو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Extension کی بات کر رہے ہیں نا، یہ پھر کیوں آپ Confuse کرتے ہیں؟

The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Chairman of Standing Committee No. 18, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period for presentation of the report is granted.

مجلس قائمہ برائے بلدیات و انتخابات و دیہی ترقی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10: Mr. Abul Akbar Khan, the honourable MPA / Chairman of the Standing Committee No. 18 on Local Government, to please present before the House the report of the Committee. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you ji. I beg to present the report of the Standing Committee No. 18 on Local Government, Election and Rural Development Department in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands presented. Mr. Abdul Akbar Khan, honourable MPA, Chairman Standing Committee No. 18 on Local Government, to please move that report of the Committee may be adopted-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میری درخواست ہوگی کہ یہ رپورٹ ہم نے Present کر دی، اب اگر آپ تھوڑا سا نام دے دیں گے اس کی Adoption کیلئے تو مہربانی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، آپ فرمائیں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صبر کریں، دیکھیں جی، جب ایک Matter under discussion ہو تو جب وہ Dispose of ہو جائے تو پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کر دیں نایا اس کے معاملے میں کوئی ہو یا ہم سے Irregularity ہو تو آپ کہہ سکتے ہیں، ایسا مطلب ہے نہیں ہو سکتا۔ مسٹر عبدالاکبر خان! پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کچھ فرما رہے تھے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر،۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلہ ورغ ئے بیبا ادا پت کوئی؟

جناب عبدالاکبر خان: او جی۔

Mr. Deputy Speaker: It should be adopted now-----

Mr. Abdul Akbar Khan: We want some changes in it.

Mr. Deputy Speaker: Yes, kept pending for the adoption.

### سوال نمبر 1306 پر قاعدہ 48 کے تحت بحث

Mr. Deputy Speaker: Last item No. 8 of yesterday. Mr. Abdul Akbar Khan and Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please start discussion on Question No. 1306, moved by Mufti Said Janan, MPA, already admitted for discussion under rule 48 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر، اس پر تو کل کچھ باتیں ہوئی تھیں لیکن جناب سپیکر، یہ خوش قسمتی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ایک انتہائی Sensitive اور Important مسئلے پر ہم نے یہ نوٹس دیا تھا، یہ ایک کونسل پر دیا تھا کہ وہ کونسل پبلک سروس کمیشن کے متعلق تھا اور جناب سپیکر، اس کونسل میں 2009 اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قائد ایوان سے درخواست ہے کہ اس کونسل کی طرف توجہ فرمائیں پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر وزیر اعلیٰ صاحب بھی، (تہقہہ) جناب سپیکر، یہ 2009 اور 2010 میں اس کونسل کے مطابق اور ان کے جواب کے مطابق پبلک سروس کمیشن کو 4500 سے زیادہ آسامیوں کی پراونشل گورنمنٹ نے ریکوزیشن کی تھی کہ 4500 لوگوں کو ہمارے لئے بھرتی کیا جائے اور ان دو سالوں

میں پبلک سروس کمیشن نے 2378 لوگوں کو بھرتی کیا، اس کا مطلب ہے کہ جو ٹوٹل ریکوزیشن کی گئی تھی، اس کی 50% دو سالوں میں ہوئی، مطلب یہ ہے کہ باقی جو 50% ہیں، اس پر دو سال اور لگیں گے۔ جناب سپیکر، اگر اس انسٹی ٹیوشن کو 1993 میں یہ مینڈیٹ دیا گیا تھا کہ جو بھی ریکوزیشن آئیگی، وہ چھ مہینے کے اندر اندر اس پر اپوائنٹمنٹس کرے گا اور یہ خود انہوں نے اپنے Answer میں ایڈمٹ کیا ہے کہ چھ مہینے اس کا ٹائم ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، اب چھ مہینے کے بجائے جب آپ ریکروٹمنٹ پر چار سال لگاتے ہیں تو پراونشل گورنمنٹ تار بوں روپے انفراسٹرکچر، کالجز، ہاسپٹلز اور سکولز پر ہر سال لگاتی ہے مگر جب وہ بننے کے بعد چار سال تک خالی پڑے ہونگے تو جس مقصد کیلئے وہ کالجز، وہ ہاسپٹلز اور وہ سکولز بنائے گئے ہیں تو ان کا تو مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے، جب اس میں کوئی پڑھانے والا نہ ہو تو اس میں سٹوڈنٹس کہاں سے آئیں گے؟ جناب سپیکر، صرف کلاس فور اور جو جو نیئر سٹاف ہے تو وہ جو نیئر سٹاف اور کلاس فور اس میں تنخواہیں تو لیتے ہیں لیکن کام کچھ نہیں ہوتا کیونکہ لیکچرر نہیں ہوتا، کوئی ڈاکٹر نہیں ہوتا، کوئی بھی نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر، افسوس کا مقام ہے، میں اس پر نہیں جاتا لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ایک انسٹی ٹیوشن جو اس صوبے کا اتنا Highest institution ہے کہ جو اس صوبے کیلئے سب سے اعلیٰ ترین لوگوں کو ریکروٹ کرتا ہے، جناب سپیکر، اس انسٹی ٹیوشن کی کوئی Accountability نہیں ہے اور یہ انتہائی افسوس کا مقام ہے، میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں یہ واحد انسٹی ٹیوشن ہے کہ جس کی کوئی Accountability نہیں ہے، ان سے کوئی باز پرس نہیں ہے، ان سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، ان سے کوئی بات نہیں کر سکتا۔ جناب سپیکر، آپ اگر Legislature ہیں تو پانچ سال یا چار سال کے بعد جب آپ لوگوں کے پاس جائینگے تو وہ آپ کی Accountability کریں گے کہ آپ کو ووٹ دیتے ہیں یا نہیں دیتے۔ جناب سپیکر، اسی طرح ججز ہیں، اگر وہ غلطی کرتے ہیں تو ان کے خلاف آرٹیکل 209 کے تحت کارروائی ہو سکتی ہے، ایک عدالت فیصلہ کرتی ہے تو دوسری عدالت میں آپ اپیل پر جا سکتے ہیں۔ ایگزیکٹو میں اگر کوئی غلطی کرتا ہے، کوئی آفیسر ڈسپلن کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے خلاف ایکشن لیا جا سکتا ہے لیکن مجھے بتایا جائے کہ پبلک سروس کمیشن جو کرتا ہے، کیا اس کے خلاف کوئی Accountability Process ہے، کوئی ان سے پوچھنے والا ہے، کوئی ان سے کہہ سکتا ہے کہ آپ نے کیسے کیسے لوگوں کو پاس کیا، آپ نے یہ مار کس کیسے دیئے، آپ نے یہ پرچے

کیسے دیکھے اور آپ نے انٹرویو میں پچاس اور چالیس چالیس نمبر کیسے دیئے؟ جناب سپیکر، پہلی تو میری یہ درخواست ہے کہ کم از کم ایک انسٹی ٹیوشن جو Highest forum ہو، اس کی Accountability ہونی چاہیے۔ جناب سپیکر، میرا جو دوسرا Main point ہے، میں آپ کی توجہ آرٹیکل 242 کے سب آرٹیکل (1) کی طرف دلانا چاہتا ہوں: [Majlis-e-Shoora (Parliament)] in relation to the affairs of the Federation, and the Provincial Assembly of a

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان! آرٹیکل نمبر پلیز؟

Mr. Abdul Akbar Khan: “242 (1) [Majlis-e- Shoora (Parliament)] in relation to the affairs of the Federation, and the Provincial Assembly of a Province in relation to the affairs of the Province may, by law provide for the establishment and constitution of a Public Service Commission.”

کانسٹی ٹیوشن کہتا ہے کہ یہ صوبائی اسمبلی ایک پبلک سروس کمیشن بنائے گی، اس کا قانون بنائے گی۔ اب جناب سپیکر، یہ پرالیم جو اس وقت ہمارے صوبے میں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ واحد صوبہ ہے جس نے ابھی تک پبلک سروس کمیشن کا جو ایکٹ ہے اور ایکٹ تو ہے ہی نہیں، قانون تو ہے ہی نہیں، ان کا آرڈیننس ہے اور جناب سپیکر، آپ کی توجہ میں اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں، یہ ہے جناب سپیکر، “The North West Frontier Province Public Service Commission Ordinance 1978، یعنی 1978 وہ زمانہ ہے جب مارشل لاء تھا اور اس وقت اسمبلیاں نہیں تھیں تو اس میں لکھا ہے

کہ: “NOW, THEREFORE, in pursuance of the Proclamation of the fifth day of July, 1977, read with the laws (Continuous in Force) Order 1977, Chief Martiallaw Administrator” یعنی یہ اس زمانے کا قانون ہے، یعنی

اس آئین کے تحت یہ صوبائی اسمبلی مجاز ہے کہ قانون سازی کرے۔ ٹھیک ہے، اس کو اڈاپٹ کیا گیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس پر او نیشن اسمبلی میں یا اس سے پہلے جو بھی پر او نیشن اسمبلی آئی ہیں، میں صرف اس وقت کی بات نہیں کر رہا ہوں، یعنی مارشل لاء کے اٹھنے کے بعد جو بھی صوبائی اسمبلی آئی ہے، کسی نے بھی یہ کوشش نہیں کی کہ اس آرڈیننس کو Revisit کرے اور جناب سپیکر، پھر آپ خود سوچیں کہ اس آرڈیننس کے تحت جو رولز بنائے گئے، میں آپ کی توجہ ان رولز کی طرف دلانا چاہتا ہوں، “NWFP Public Service Commission (Functions) Rules, 1983”, again

Martiallaw, again Martiallaw، رولز بھی مارشل لاء، آرڈیننس بھی مارشل لاء، جس صوبائی اسمبلی کے پاس آئینی اختیار ہے کہ وہ یہ ایکٹ بنائے، اس اسمبلی نے یا کسی بھی اسمبلی نے اس کو Revisit نہیں کیا، اس کو دیکھا نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور جناب سپیکر، مزے کی بات میں آپ کو بتادوں کہ جب یہ رولز ایکٹ کے تحت بناتے ہیں تو اس میں صاف یہ ہوتا ہے کہ یہ رولز ایکٹ کے Under ہونگے لیکن جناب سپیکر، وہاں پر تو ایکٹ میں ذکر ہے کہ There will be test and examination، جناب سپیکر، وہاں پر انٹرویو کا کوئی ذکر نہیں لیکن رولز بناتے وقت انہوں نے خود اس میں ڈال دیا کہ جی یہ انٹرویو بھی کریں گے اور Viva بھی کریں گے۔ اب جناب سپیکر، پھر آپ خود دیکھیں جی، Functions of the Commission: The commission shall conduct test and examination for initial recruitment to a services and post in connection with the affair of the Province، یہاں پر ایک امینڈمنٹ 1984 میں کی گئی Specified in schedule سر، یہ آپ دیکھیں یعنی ایک قانونی اختیار ہوتا ہے کہ آپ ایک انسٹی ٹیوشن بناتے ہیں، آپ اس کو ایک اختیار دیتے ہیں کہ آپ کا کام یہ ہے، آپ کی یہ یہ چیزیں ہونگی، آپ یہ کریں گے، انہوں نے اس کے بجائے رولز میں کہا کہ Specified in schedule اور جناب سپیکر، جب آپ شیڈول کو دیکھیں، آپ دیکھیں جی، رولز میں بھی وہ نہیں کہتے ہیں، شیڈول میں میرے پاس یہ جو گریڈ 17 یا گریڈ 16 کی پوسٹیں ہیں، میں ان کی بات نہیں کرتا، میں ڈاکٹرز کی، لیکچرارز کی بات نہیں کرتا، یہ Thirty one other categories انہوں نے حاصل کر لیں پر او نفل گورنمنٹ سے کہ ان کی بھی ریکروٹمنٹ ہم کریں گے اور ان ریکروٹمنٹس میں جناب سپیکر، آپ دیکھیں کہ ضلعدار بھی ڈال دیا، نائب تحصیلدار بھی ڈال دیا، اسسٹنٹ سب انسپکٹر آف پولیس بھی ڈال دیا، اسسٹنٹ بھی ڈال دیا، مطلب ہے یہ Thirty one categories ان کیٹیگریز کے علاوہ ہیں جو Grade 16 and above پوسٹیں ہیں، ان پر ریکروٹمنٹ تو کرتے ہی کرتے ہیں لیکن یہ Thirty one categories بھی پر او نفل گورنمنٹ سے لے لیں اور وہ بھی جو ہیں ناپنے کھاتے میں ڈال دیں۔ جناب سپیکر، بگلہ دیش میں بھی اس طرح کا ایک معاملہ آیا تھا اور انہوں نے ایک کمیشن بنا دیا تھا کہ پبلک سروس کمیشن کے جو سارے ٹیسٹس ہونگے، وہ ویب سائٹ پر ہونگے، ان کے سارے مارکس ویب سائٹ پر ہونگے۔ اب ایک لڑکا امتحان دیتا ہے، وہ پرچے کرتا ہے، وہ

اپنی سوچ میں اچھا پرچہ کرتا ہے اور اگر پبلک سروس کمیشن کا Examiner اس کو فیل کرنا چاہے تو اس بیچارے کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ اپنے پرچے کو Recheck کرائے، اس کے پاس کوئی Facility نہیں کہ وہ دیکھے کہ اس کے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی ہے، اس کے پاس کوئی بات نہیں کہ وہ دیکھے کہ اس کے تو پرچے اچھے تھے تو اس کو فیل کیوں کیا گیا ہے؟ جناب سپیکر، اس طرح یہ میرے خیال میں پہلا انسٹی ٹیوشن ہوگا کہ جو 40% تا 50% مارکس انٹرویو کے رکھتا ہے۔ اب اگر ایک لڑکا Throughout the life فرسٹ ڈویژن رہا ہے یا Throughout the life گولڈ میڈلسٹ رہا ہے اور وہ پی ایچ ڈی بھی کر لیتا ہے اور ایک دوسرا لڑکا اگر صرف سیکنڈ ڈویژن ہے لیکن جب اس کو انٹرویو میں چالیس یا پچاس میں سے وہ اٹھتیس نمبر دیتا ہے اور وہ دوسرا بیچارہ جو پی ایچ ڈی ہے اور ساری عمر فرسٹ ڈویژن رہا ہے، اس کو انٹرویو میں کم نمبر دیکر اس کا بیڑا غرق کیا جاتا ہے، اس کے پاس کوئی Facility نہیں ہے کہ وہ دیکھے، تو ایک تو جناب سپیکر، میری یہ درخواست ہوگی، وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہیں کہ خدا کیلئے اس کو Revisit کریں، میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اس کو Revisit کریں، اپنی ایک کمیٹی بنالیں اور اس کمیٹی میں اس کو Thrash out کریں، باقی صوبوں نے اس میں بہت سی امنڈ منٹس کی ہیں، باقی جو صوبے ہیں، انہوں نے وقتاً فوقتاً اس میں امنڈ منٹس کی ہیں تو آپ بھی اس میں امنڈ منٹس لائیں اور یہ جو Unlimited powers دی گئی ہیں جناب سپیکر، آخر میں ذاتی طور پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ایک ڈاکٹر کو آپ نے لینا ہے، ایک ڈاکٹر کو آپ نے اپوائنٹ کرنا ہے تو کیا وہ ڈاکٹر جو بیس سال اور پچیس سال کا تجربہ رکھتا ہو، وہ چار، پانچ ڈاکٹر جو بیس پچیس سال سے ڈاکٹر چلے آ رہے ہوں، کیا وہ ایک لڑکے کے متعلق یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ اچھا ڈاکٹر ہے یا پبلک سروس کمیشن کا وہ ممبر جس نے کبھی ڈاکٹری نہیں دیکھی، وہ اس کے متعلق اچھا فیصلہ کر سکتا ہے؟ اب اگر آپ ایک لیکچرر لیتے ہیں، سبجیکٹ سپیشلسٹ لیتے ہیں تو کیا وہ سکول کا ٹیچر جو بیس پچیس سال سے پروفیسر رہا ہے، پڑھاتا رہا ہے، میرٹ لسٹ آپ کے پاس ہے، وہ اسے انٹرویو کرتا ہے تو کیا وہ پروفیسر اچھا جان سکتا ہے کہ یہ لڑکا اچھا لیکچرر ہوگا، اچھا پروفیسر ہوگا، اچھا سبجیکٹ سپیشلسٹ ہو گا یا وہ شخص جس نے کبھی وہ سبجیکٹ دیکھا ہی نہیں ہے، وہ گھر میں سے کون سا تیار کر کے لاتا ہے، وہ گھر میں سے کون سا تیار کر کے لاتا ہے، وہ گھر میں سے کون سا تیار کر کے لاتا ہے انٹرویو کیلئے اور وہ کون سا تیار کر کے لاتا ہے، اگر وہ لڑکا جواب صحیح نہیں دیتا تو اس بیچارے لڑکے کی ساری زندگی

ختم ہوتی ہے اور پھر جب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ آتی ہے جناب سپیکر، تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایسے لڑکوں سے انٹرویو لیا کہ جن کو ہم نے کہا کہ پاکستان کا وزیر اعظم کون ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ آصف علی زرداری، اب یہ ذمہ داری پبلک سروس کمیشن کی نہیں ہے، کیا وہ لڑکا جس نے یہ جواب دیا ہے، اس کے استاد کو کس نے بھرتی کیا تھا، جس استاد نے جس لڑکے کو پڑھایا ہے جو آج آپ کے انٹرویو میں آیا ہے، اس کے استاد کو آپ نے بھرتی نہیں کیا تھا؟ جب استاد کو آپ نے بھرتی کیا تھا تو آپ ذمہ دار نہیں ہیں کہ اس کا سٹوڈنٹ اس طرح کا جواب دیتا ہے؟ تو بس جناب سپیکر، میری تو یہ درخواست ہوگی کہ اس آئینی تقاضے کو پورا کرتے ہوئے، یہ اسمبلی، یہ حکومت اس کو Revisit کرے اور اس طرح سے ایک ایکٹ بنائے تاکہ سب لوگوں کو Acceptable ہو۔ تھینک یوجی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، عبدالاکبر خان صاحب نے جو باتیں کیں، ہمارا سینئر پارلیمنٹیرین ہے، کافی ڈیٹیل میں انہوں نے دیکھا ہے، میں دو تین چیزیں اس میں اضافی یہ کہنا چاہوں گا کہ سر، یہ جو موشن ہے، یہ رول (4) 48 کے تحت ہے اور اس میں ہم اس کو کمیٹی کو ریفرنس نہیں کر سکتے جیسا کہ آئینیل ممبر نے کہا کہ گورنمنٹ کو اس پر ایک کمیٹی بنانی چاہیے۔ دوسرا سر، میرے خیال میں یہ کہنا غالباً ٹھیک نہیں ہوگا کہ صوبائی حکومت نے اس چیز پر کام نہیں کیا، یہ جو ایکٹ میرے پاس پڑا ہوا ہے، یہ NWFP Act-19 جو تھا 1973 کا، انہوں نے Repeal کر کے 1978 میں دوبارہ لایا جو آرڈیننس بنا اور پھر جب 1985 میں انہوں نے 8<sup>th</sup> amendment پاس کی جیسا کہ ابھی ہوا کہ سترھویں ترمیم وہاں سے پاس ہوئی اور یہ سارے لاز جو تھے، وہ ایک Ambit میں آگئے، امبریل میں آگئے تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک Need کی بات ہے، یقیناً اس وقت یہ ضروری ہے کہ اس کو Revisit کیا جائے کیونکہ سر، آئین نے آپ کو Basic ادارے دے دیئے اور ان اداروں میں Transparency ensure کرنے کیلئے انہوں نے پبلک سروس کمیشن کو بھی ڈال دیا تھا اور پھر یہ چھوڑ دیا تھا صوبائی حکومتوں پر کہ جو Ways and means آپ بنانا چاہتے ہیں تو اس کے مطابق دیں۔ سر، اس میں اگر آپ اس کی Removal کو دیکھ لیں کہ جو اس کی Removal ہے، پھر اس کی جو آئینی Composition ہے، **6. Removal from office.- A Member shall not be removed from office except in**



a manner applicable to a Judge of a High Court and upon a reference made by the Governor” یہ جو Basic Act ہے 1978 کا، انہوں نے آئین میں اس کو ہائی کورٹ کے جج کے مطابق ایک درجہ دیا۔ آج سر، جیسا کہ انہوں نے کہا تو یقیناً یہ معاملات آرہے ہیں کہ ایک Competition بنادیا جاتا ہے، ٹیسٹ میں بہت سے سٹوڈنٹس کو پاس کر لیا جاتا ہے اور پھر اس بیچ چند ایسے لوگ اس میں آجاتے ہیں کہ جن کے معاملات شفاف ہم کہہ سکتے ہیں کہ نہیں ہوتے اور وہ جب انٹرویو میں آتے ہیں تو ٹیسٹ میں چونکہ زیادہ ہوتے ہیں تو ان میں Competition آجاتا ہے اور پھر اس میں طرح طرح کی باتیں ہوتی ہیں۔ تو جہاں تک Revisit کی بات ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً اس کی Need ہے اور جو آئین میں Basic parameters دیئے تھے، جو اس وقت کی حکومت تھی تو اس نے بھی اپنا فرض ادا کیا تھا لیکن جب مارشل لاء آیا تو انہوں نے اس کو Repeal کر کے اس کا سارا سٹرکچر ہی غالباً Change کر دیا ہے تو میرے خیال میں اس اور بیجنل کو بھی دیکھنا چاہیے اور اس کو بھی دیکھنا چاہیے اور میرے خیال میں چونکہ ابھی ایگزیکٹیو اتھارٹی غالباً چیف منسٹر صاحب ہیں، 18<sup>th</sup> amendment کے نیچے اس میں جتنی بھی کارروائی ہے، وہ گورنر صاحب نے کرنی ہے تو اس حوالے سے بھی چونکہ ایگزیکٹیو اتھارٹی بھی 18<sup>th</sup> amendment کے نیچے Change ہو گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر صوبائی حکومت ایک جامع کمیٹی تشکیل دے اور اس کو Revisit کرے۔

تھینک یوسر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قائد ایوان جناب امیر حیدر خان ہوتی صاحب، پلیز۔

(تالیاں)

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): شکریہ سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب، آج اس معزز ایوان میں ایک نہایت ہی اہم ایٹو پر بات کی گئی ہے، پبلک سروس کمیشن کا جو انسٹی ٹیوشن ہے تو ظاہری بات ہے کہ اس کی نہایت ہی اہم Responsibilities ہیں اور اس کو جو Security cover یا جو Independence provide دی گئی ہے، وہ اسی لئے دی گئی ہے کہ وہاں پر میرٹ کے مطابق Decisions ہوں۔ عبدالاکبر صاحب اور محترم گنڈاپور صاحب نے جن ایٹوز کو Raise کیا ہے، میں ان سے بالکل متفق ہوں، انہوں نے تو تفصیلاً بات کی ہے اور عبدالاکبر صاحب نے In particular، تو میری یہ کوشش ہوگی کہ میں مختصر بات

کروں۔ سب سے پہلے تو یہ کہ اس کے ممبرز کے انتخاب کا جو طریقہ کار ہے، اپوائنٹمنٹ کا جو طریقہ کار ہے، اس میں ابھی Recently ہم نے کچھ Changes introduce کی ہیں، میرے سارے Honourable colleagues یہاں پر بیٹھے ہیں، میرے خیال میں روایات ایسی چلی آرہی ہیں کہ جو بھی سرکاری آفیسر ریٹائر ہو جاتا ہے یا ریٹائرمنٹ کے قریب ہوتا ہے تو یہی میرے Colleagues، جان پہچان والے دو دو، تین تین اور چار چار آرہے ہوتے ہیں کہ جی وہ ریٹائر ہو رہے ہیں، پلیز اس کو Consider کر لیں، اب اس پوزیشن کیلئے، پبلک سروس کمیشن کیلئے یہ روایات چلی آرہی ہیں سالوں سال سے مگر Unfortunately 18<sup>th</sup> amendment کے بعد، جس طرح اسرار صاحب نے کہا کہ زیادہ تر اختیار اب چیف منسٹر کا ہو گیا ہے کہ جو نام میں Recommend کرونگا تو اب وہ گورنر پر Binding ہے اور وہی نوٹیفائی ہونے ہیں لیکن اس کے باوجود میں نے اپنے اختیارات خود Surrender کئے ہیں اور میں نے کس طریقے سے Surrender کئے ہیں کہ میں نے ایک، جس طرح یونیورسٹیز کے وی سیز کی اپوائنٹمنٹس کیلئے ایک سرچ کمیٹی بنتی ہے اور وہ سرچ کمیٹی مختلف ناموں کو Vet کر کے آگے بھجواتی ہے تو اسی طریقے سے اب پبلک سروس کمیشن کے ممبرز کی اپوائنٹمنٹ کیلئے بھی ایک سرچ کمیٹی ہم نے بنادی ہے۔ میرے محترم بھائی، میرے Colleague غنی داد خان آج اس ہاؤس میں موجود ہیں، اس میں چونکہ ایک ایم پی اے بھی ہوتا ہے تو وہ ایم پی اے، ممبر آف دی پراونشل اسمبلی اس سرچ کمیٹی کے غنی داد خان ہیں اور ابھی Recently جو دو اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، سرچ کمیٹی نے دو پوزیشنز کیلئے ایک ایک نام کو Recommend کیا اور آپ یقین جانیں کہ جن کے ناموں کو Recommend کیا گیا محترم سپیکر صاحب، میں ان کو جانتا تک نہیں، سفارش تو بہت دور کی بات ہے کہ کسی نے مجھے Approach کیا ہو کہ آپ ان کو Consider کر لیں اور Exactly میں نے ان ہی کو اپوائنٹ کیا جن کو سرچ کمیٹی نے Recommend کیا، اسلئے تاکہ اچھے لوگ آئیں، میرٹ کی بنیاد پر ہم فیصلے کریں تاکہ ہمیں یہ یقین ہو کہ کم از کم جو لوگ اپوائنٹ ہو رہے ہیں، وہ کل میرٹ کو Follow کریں۔ ایک تو یہ طریقہ کار، لیکن آپ نے جو بات کی تو بالکل 78ء میں مارشل لاء کے دوران اس کے پورے Arrangement کا بالکل حلیہ بگاڑ دیا گیا تھا لیکن معذرت کے ساتھ محترم سپیکر صاحب، میری Age میں، ہم سب زیادہ تر New comers ہیں،

مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ 78ء کا مارشل لاء کب ختم ہوا، اس کے بعد کتنی بار ہم سب کو موقع ملا، کیوں ہم نے نہیں سوچا، کیوں ہم نے اس کو Revisit نہیں کیا کہ آج ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم اس کو Revisit کرنا چاہتے ہیں؟ دیر آید درست آید، اچھی بات ہے، میرے سینئر کو لیگز یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن شاید بہت پہلے ہم نے اس کو Revisit کرنا تھا اور کرنا چاہیے تھا بہر حال نہیں ہوا، وہ الگ بات ہے لیکن ابھی آپ کی انفارمیشن کیلئے، Thank you so much for raising this issue، لیکن Already یہ ایشو پچھلی کمیٹی میں آچکا ہے، کمیٹی ممبرز یہاں پر بیٹھے ہیں، اس پر بہت سیریس ڈسکشن ہو چکی ہے اور اس میں ہم نے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ اس پورے Arrangement کو ہم نے ہر قیمت پر Revisit کرنا ہے کیونکہ کوئی تک نہیں بنتی کہ آپ انٹرویو کیلئے اتنے زیادہ مارکس دے دیں کہ وہ مارکس اتنے زیادہ ہوں کہ خود وہاں پر شک کی گنجائش پیدا ہو، تو اس Arrangement کو ہم Revisit کر رہے ہیں۔ منسٹر لاء یہاں پر بیٹھے ہیں، He is heading this Committee، البتہ میری منسٹر لاء سے یہی ریکویسٹ ہو گی کہ وہ عبدالاکبر خان کو کم از کم Co-opt کر لیں اس کمیٹی کے اندر تاکہ آپ کے تجربے سے کچھ ہمیں بھی فائدہ ہو، کچھ ہم آپ سے سیکھیں، کچھ اچھی تجاویز آپ کی آئیں اور کوشش تو یہ ہو گی کہ مہینے کے اندر اندر لیکن Maximum یہ اب آپ پر Depend کرتا ہے کہ دو مہینے کے اندر اندر یہ اپنی Recommendations finalize کر کے کمیٹی میں لائیں گے، کمیٹی Approve کرے گی اور سپیکر صاحب، اس میں یقینی طور پر مجھے پورے ہاؤس کی سپورٹ کی بھی ضرورت ہو گی کیونکہ شاید اس میں کچھ تبدیلیاں ہمارے لئے ممکن نہیں ہو گی جب تک اس کیلئے لیجسلیشن نہ ہو۔ تو میری وہ ریکویسٹ پھر اس سٹیج پر ہاؤس سے ہو گی لیکن ہم نے پہلے ہی سے فیصلہ کیا ہے کہ اس کو ہم Revisit کریں گے، اس کے پورے سٹرکچر کو اور اس کے پورے Arrangement کو Revisit کریں گے اور پھر ہاؤس میں آکر انشاء اللہ اس کی Approval ہو گی اور یہ جتنے Gray areas یا loopholes آپ نے Identify کئے، انشاء اللہ ان کو ہر قیمت پر ہم دور کریں گے۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔

**Mr. Deputy Speaker:** Thank you very much, agenda exhausted. The sitting is adjourned till 10:00 A. M of tomorrow morning, thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس کل بروز جمعہ مورخہ 11 فروری 2011ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)